کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے قانون کا ایک دم انکار کر دیا جاتا ہے۔
بہتر یہ ہے کہ مسائلِ شرعیہ کے لیے صرف فقہ کی کتابیں دیکھی جائیں اور
ان صوفیوں کی باتیں صرف چِلّوں وظیفوں تک رہنے دی جائیں رہا مراقبہ
تو وہ ہر وقت جائز ہے۔ خواجہ صاحبؒ کی اصل کتاب میں ایسی کوئی
جاہلانہ بات نہیں لکھی یہ لوگ احادیث پر ہم سے زیادہ عامل تھے۔
سوال ۲: کتاب سبع سنابل مؤلف میر عبد الواحد بلگرامی مطبوعہ اُردو
مترجم مفتی خلیل خاں برکاتی طابع حامد اینڈ کمپنی ص۲۶۲ پر لکھا ہے
جس روز سلطان المشائخ کے یہاں مجلسِ سرود و سماع ہوتی ہے اس
روز حضرت خضر علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کے جوتوں کی
نگہبانی فرماتے ہیں۔ الخ، کیا یہ جملہ حضرت خضر علیہ السلام کے لیے استعمال
کرنا جائز ہے۔
جواب: میں نے آپ کی بھیجی ہوئی کتاب میں یہ جملہ خود اپنی نگاہوں سے
پڑھا ہے، سخت بے گستاخی ہے، حضرت خضر علیہ السلام اللہ کے
نبی ہیں اور اس طرح کے بیہودہ جملے اُن کی شان میں بولنے بدتمیزی
کی حد ہے، تمام غوث، قطب، ولی و ابدال حضور خضر علیہ السلام کے
جوتے سیدھے کر کے تو ولایت اور فیضِ روحانی حاصل کرتے ہیں
مجھے حیرانی ہے کہ ان کتابوں والوں کی عقلیں کہاں چلی گئیں ہیں۔
اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی اور سب کو ہدایتِ کاملہ عطا فرمائے ہو سکتا ہے
یہ مترجم صاحب یا کاتب کی چشم پوشی ہے بہر حال جس کی بھی غلطی ہے
سخت گناہ ہے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں پورا بیان ہمارے
فتاوی العطایا اور تفسیر نعیمی پندرہ پارے میں ملاحظہ فرمایا جائے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# تنقیدات

علیٰ

# مطبوعات

مُصنّف

اقتدار بدایونی۔ قادری

ملنے کا پتہ

نعیمی کُتب خانہ مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

تنقیدات
علی
مطبوعات
مصنّف
صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی
نعیمی کتب خانہ
مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

بریلوی اصول وضوابط بریلوی عبارات کی روشنی میں

تاویل قابل قبول نہ ہوگی بس فتویٰ ٹھوک دو

# جس عبارت کی وضاحت کی ضرورت محسوس ہووہ عبارت واقعی گستاخانہ ہوگی

## بجائے وضاحت کے عبارت کاانکاریاکتاب کاانکارکردیاجائے

اس لئے ہم بریلویوں کے ساتھ کچھ بھی کریں نہ جواب دیں نہ حرکت کریں بس ---رہیں 😀



سیر حاصل تبصرہ موجود ہے۔" (دلکش نظارہ صہ)

اس خط کشیدہ عبارت سے بھی اس وشمس کی طرح واضح ہو رہا ہے کہ یہ کتابچہ مناظرۂ بریلی کی روئداد نہیں بلکہ سیر حاصل تبصرہ کی کتاب ہے ورنہ مناظرہ کی روئداد پر سیر حاصل تبصرہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی مگر چونکہ انہوں نے روئداد میں ٹانکے ٹاکیاں لگائی ہیں اور پیوند کاری کر کے بیونت کا مجرمانہ ارتکاب کیا ہے مگر اس کارستانی کا طول وعرض بھی دیکھ لیں گے عرضِ حال کے مرتب نے نامعلوم کس عالمِ جہل و بے خبری میں یہ بھی لکھا ہے کہ ان کے اکابرین پر "طرح طرح کے افتراء اور جھوٹے الزامات عائد کیے۔" ہم ان کے اِن لایعنی الفاظ کا آگے چل کر تجزیہ کریں گے مگر اس وقت اتنا ضرور عرض کرتے ہیں اگر اکابر دیوبند پر اکابر اہلسنت کے اعتراضات محض افتراء اور جھوٹے الزامات تھے تو پھر مولوی منظور صاحب کو مناظرہ کرنے اور مناظرہ میں اُلٹی سیدھی باگی ترچھی تاویلیں کرنے اور اپنے اکابر کی گستاخانہ عبارات پر ٹاکیاں لگانے اور وضاحتیں کرنے کی کیا ضرورت تھی مناظرہ کی نوبت کیوں آئی، صاف کیوں نہیں کہہ دیا کہ یہ عبارت حفظ الایمان میں سرے ہی نہیں یا یہ کہ حفظ الایمان کا وجود ہی دُنیا میں نہیں۔ اور یہ کہ نہ دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب نے حفظ الایمان لکھی نہ چھاپی نہ شائع کی بلکہ تحذیر الناس، براہین قاطعہ فتاویٰ گنگوہی، تقویۃ الایمان وغیرہ سب کتابوں کا صاف صاف انکار کر دیتے کہ اِن کا وجود ہی دُنیا میں نہیں مگر مولوی منظور صاحب نے

Thanks:Molana AsgharAli/Resecher andDebater/Islamic scholar

سیر حاصل تبصرہ موجود ہے۔" (دلکش نظارہ ص۳)

اس خط کشیدہ عبارت سے بھی امس و شمس کی طرح واضح ہو رہا ہے کہ یہ کتابچہ مناظرۂ بریلی کی روئداد نہیں بلکہ سیر حاصل تبصرہ کی کتاب ہے ورنہ مناظرہ کی روئداد پر سیر حاصل تبصرہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی مگر چونکہ انہوں نے روئداد میں ٹانکے ٹاکیاں لگائی ہیں اور پیوند کاری کر کے بیونت کا مجرمانہ ارتکاب کیا ہے مگر اس کارستانی کا طول و عرض بھی دیکھ لیں گے

عرض حال کے مرتب نے نامعلوم کس عالمِ جہل و بے خبری میں یہ بھی لکھا ہے کہ ان کے اکابرین پر "طرح طرح کے افتراء اور جھوٹے الزامات عائد کیے۔" ہم ان کے اِن لایعنی الفاظ کا آگے چل کر تجزیہ کریں گے مگر اس وقت اتنا ضرور عرض کرتے ہیں اگر اکابر دیوبند پر اکابر اہلسنت کے اعتراضات محض افتراء اور جھوٹے الزامات تھے تو پھر مولوی منظور صاحب کو مناظرہ کرنے اور مناظرہ میں اُلٹی سیدھی بانگی ترچھی تاویلیں کرنے اور اپنے اکابر کی گستاخانہ عبارات پر ٹاکیاں لگانے اور وضاحتیں کرنے کی کیا ضرورت تھی مناظرہ کی نوبت کیوں آئی، صاف کیوں نہیں کہہ دیا کہ یہ عبارت حفظ الایمان میں ہے ہی نہیں یا یہ کہ حفظ الایمان کا وجود ہی دُنیا میں نہیں۔ اور یہ کہ نہ دیوبندی حکیم الامّت اشرف علی تھانوی صاحب نے حفظ الایمان لکھی نہ چھاپی نہ شائع کی بلکہ تحذیر النّاس، براہین قاطعہ فتاوٰی گنگوہی، تقویۃ الایمان وغیرہ سب کتابوں کا صاف صاف انکار کر کر دیتے کہ اِن کا وجود ہی دُنیا میں نہیں مگر مولوی منظور صاحب نے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(نصرتِ خداداد)

# مناظرہ بریلی کی مفصّل رُوداد

۱۹۳۵ء ۱۳۵۴ھ

مرتّبہ

فاضل نوجوان مولانا محمّد حامد فقیہ شافعی اشرفی (بریلی شریف)


مکتبہ سعیدیہ جامعہ قادریہ رضویہ مصطفٰے آباد، سرگودھا روڈ
فیصل آباد

# اصول: فریق مخالف کی کتب سے ان ہی کی کتب سے مسائل ثابت کرنا

# دست و گریباں کا ثبوت بریلوی اکابرین کی کتاب کا حوالہ

211

ان حضرات کے متعلق وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دیوبندی جماعت کے یہ اکابر 57ء کے غدر کے مجاہدین ہیں۔ اب میں آنے والے اوراق میں خود دیوبندی کتابوں کی شہادتوں سے آفتاب نیم روز کی طرح ثابت کروں گا کہ شاملی کے میدان کے واقعے کو انگریزی سرکار کے خلاف جہاد قرار دینا تاریخ کا انتہائی شرمناک جھوٹ ہے۔

حقیقت کا بے نقاب چہرہ

حقیقت کے چہرہ سے نقاب الٹنے کے لئے سب سے پہلے آپ کو یہ معلوم کرانا چاہتا ہوں کہ تحصیل شاملی کے میدان کا اصل واقعہ کیا ہے؟ اور وہ کیونکر پیش آیا۔ چنانچہ تذکرۃ الرشید کے مصنف افسانہ جہاد کا آغاز کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

> 1857ء وہ سال تھا جس میں حضرت امام ربانی قدس سرہ' (مولوی رشید احمد گنگوہی) پر اپنی سرکار سے باغی ہونے کا الزام لگایا اور مفسدوں میں شریک رہنے کی تہمت باندھی گئی۔

(تذکرۃ ج1 ص73)

واضح رہے کہ مصنف کے نزدیک مفسدوں سے مراد وہ گروہ ہے جس نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔ تہمت باندھنے کا محاورہ ہمارے یہاں جھوٹے الزام کے معنی میں مستعمل ہے۔ اب اس کے بعد باغیوں کی مذمت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

> جن کے سروں پر موت کھیل رہی ہے انہوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔

(تذکرۃ ص73)

ذرا نثر میں انگریزی سرکار کی یہ قصیدہ خوانی ملاحظہ فرمائیے' اور فیصلہ کیجئے کہ تذکرۃ الرشید کے اکابر حضرات نے انگریزی سرکار کے خلاف بغاوت کا علم اٹھایا ہوتا تو کیا اس انداز میں کبھی ان کی مذمت کر سکتے تھے۔
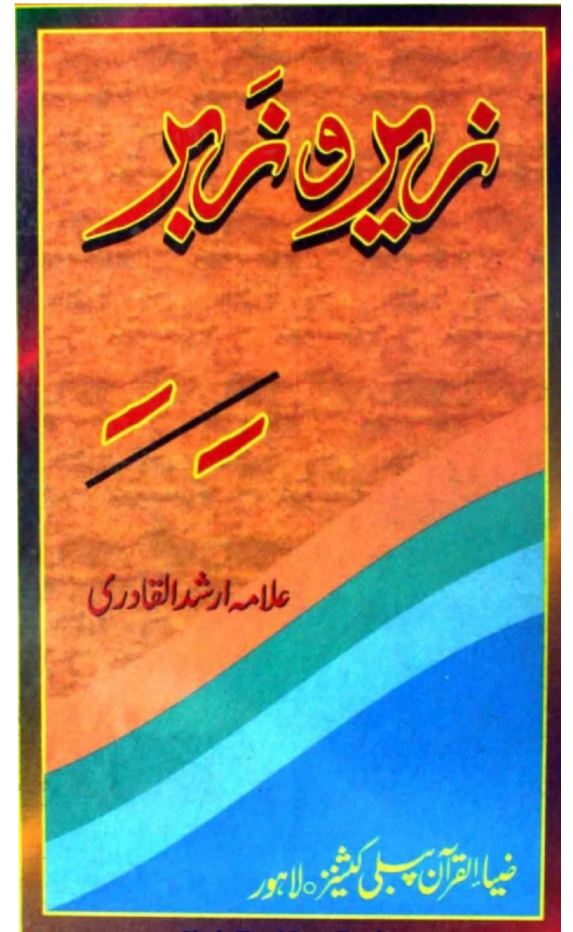
خداوند یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے، سلطانی بھی عیاری

اور جہاں طرح کی عیاری جمع ہو جائے تو پھر "سادہ دل بندوں" کی تباہ کاریوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے؟

## دوسرا مرحلہ 1857ء کے غدر کے بیان میں

عام طور پر دیوبندی مصنفین تھانہ بھون کے قریب تحصیل شاملی کے میدان میں واقع ہونے والی ایک جھڑپ کا رشتہ انگریزوں کے خلاف 1857ء کے غدر سے جوڑتے ہیں اور دیوبندی روایت کے مطابق چونکہ اس جھڑپ میں حضرت شاہ امداد اللہ صاحب، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی اور حافظ ضامن صاحب شریک تھے اس لئے





ان حضرات کے متعلق وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دیوبندی جماعت کے یہ اکابر 57ء کے غدر کے مجاہدین ہیں۔ اب میں آنے والے اوراق میں خود دیوبندی کتابوں کی شہادتوں سے آفتاب نیم روز کی طرح ثابت کروں گا کہ شاملی کے میدان کے واقعے کو انگریزی سرکار کے خلاف جہاد قرار دینا تاریخ کا انتہائی شرمناک جھوٹ ہے۔

## حقیقت کا بے نقاب چہرہ

حقیقت کے چہرہ سے نقاب الٹنے کے لئے سب سے پہلے آپ کو یہ معلوم کرانا چاہتا ہوں کہ تحصیل شاملی کے میدان کا اصل واقعہ کیا ہے؟ اور وہ کیونکر پیش آیا۔ چنانچہ تذکرۃ الرشید کے مصنف افسانہ جہاد کا آغاز کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

> 1857ء وہ سال تھا جس میں حضرت امام ربانی قدس سرہ، (مولوی رشید احمد گنگوہی) پر اپنی سرکار سے باغی ہونے کا الزام لگا اور مفسدوں میں شریک رہنے کی تہمت باندھی گئی۔

(تذکرۃ ج1 ص73)

واضح رہے کہ مصنف کے نزدیک مفسدوں سے مراد وہ گروہ ہے جس نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔ تہمت باندھنے کا محاورہ ہمارے یہاں جھوٹے الزام کے معنی میں مستعمل ہے۔ اب اس کے بعد باغیوں کی مذمت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

> جن کے سروں پر موت کھیل رہی ہے انہوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔

(تذکرۃ ص73)

ذرا نثر میں انگریزی سرکار کی یہ قصیدہ خوانی ملاحظہ فرمائیے، اور فیصلہ کیجئے کہ تذکرۃ الرشید کے اکابر حضرات نے انگریزی سرکار کے خلاف بغاوت کا علم اٹھایا ہوتا تو کیا اس انداز میں بھی ان کی مذمت کر سکتے تھے۔

علامہ ارشد القادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۰ لاہور

## طریق کار:۔

1۔مناظرہ کا کل وقت آٹھ گھنٹے ہوگا جس میں دو گھنٹے کا وقفہ ہوگا یہ وقفہ پہلے چار گھنٹے کے بعد ہوگا طریق کار یہ ہوگا کہ دیوبندی مناظر اپنی گفتگو سے مناظرے کا آغاز کرے گا اور پہلے دس منٹ میں دیوبندی مناظر موضوع مناظرہ کے مطابق اپنے موقف کو بیان کرے گا اور اگلے دس منٹ میں بریلوی مناظر اس کا رد کرے گا اور ان عبارات کی صفائی دے گا یہ سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہے گا۔

2۔دوسرے گھنٹہ میں بریلوی مناظر دیوبندی مکتب کی عبارات پیش کرے گا اور اپنا موقف موضوع مناظرہ کے مطابق ثابت کرے گا جبکہ دیوبندی مناظر ان کا رد کرے گا اور ان کی صفائی پیش کرے گا یہ سلسلہ بھی دس دس منٹ کی تقسیم کے مطابق ایک گھنٹہ جاری رہے گا یہ ترتیب بقایا وقت مناظرہ میں بھی اسی طرح جاری رہے گی۔

3۔ ہر دو فریق کے صدر مناظرہ کو دوران مناظرہ نظم ونسق خراب کرنے والے شخص کو باہر نکال دینے کا حق ہوگا

4۔اگر ایک مناظر کی گفتگو کے دوران دوسرا مناظر دخل اندازی کرے گا تو منصفین مناظرہ اسے ایک مرتبہ تنبیہ کریں گے اور اگر وہ اس کے باوجود باز نہ آئے تو منصفین اس کی شکست کا اعلان کر دیں گے۔

(یہ نہایت اہم شق ہے کہ کوئی مناظر جب اپنا بیان کر رہا ہے تو اس وقت دوسرے مناظر کو بولنے کا حق نہیں ہے اور اگر وہ دخل اندازی کرے تو ایک بار تنبیہ کے بعد اس کی شکست کا اعلان ہوگا)

بریلوی مذہب کا اُصول

# دورانِ مناظرہ موضوع بدلنا یا موضوع سے فرار اختیار کرنا شکست ہیں
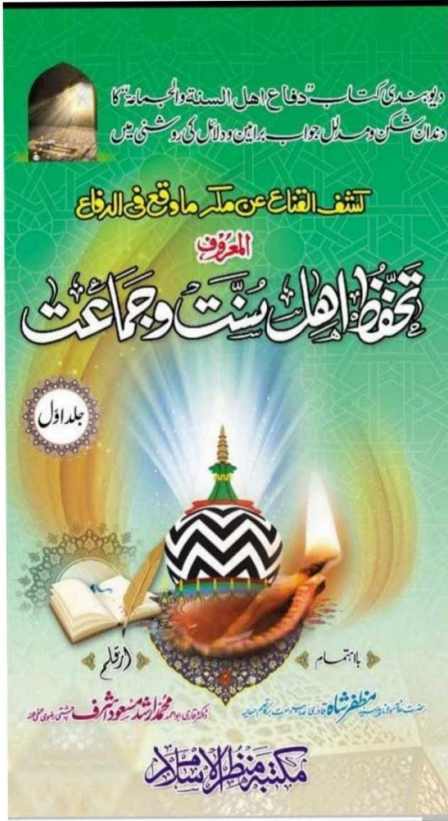
ہوتے ہیں ویسے ہی لغویات ہانکتے رہتے ہیں جس کے سر نہ پیر، مثلاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب محیط ہے، اور یہ کہ حضور کا مماثل پیدا کرنے کی اللہ تعالی کو قدرت نہیں، اس قسم کے اُن کے عقائد ہیں ۔۔۔۔اور اب تو اکثر [بدعتی] شریر بلکہ فاسق وفاجر ہیں"۔ (ملفوظات: ج ۷ ص ۲۳) اور یہ عقائد مولانا احمد رضا خان بریلوی کے بھی ہیں تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تو مولانا احمد رضا خان بریلوی کو علم سے کورا لغویات ہانکنے والا، فاسق وفاجر شخص قرار دے رہے ہیں"۔[1]

**الجواب**: اگر دیوبندی صاحب موصوف کی بات کو دومنٹ کے لئے تسلیم کرلیں تو بھی ان کا مدعا ثابت نہیں ہوگا کیونکہ انہوں نے مقدمہ قائم کیا تھا کہ" بریلوی مناظرین کے سامنے جب یہ کہا جاتا ہے کہ نواب احمد رضا خان صاحب کے کفر وایمان پر بات کریں تو فوراً اُچھل پڑتے ہیں"۔[2] یعنی دیوبندیوں کا موضوعِ مناظرہ سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کفر وایمان ہے، مگر دیوبندی صاحب نے جو حوالہ پیش کیا اُس میں ایک تو سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی موجود نہیں ہے، اس کے علاوہ اہلِ بدعت کی جانب بدفہم، فاسق، فاجر کے الفاظ ملتے ہیں تو ان الفاظ سے کفر تو ثابت نہیں ہوگا ۔تو کیا دیوبندی مذہب کے اندر ایسے لوگ موجود نہیں جو علم سے کورے ہوں ( کیا تمام دیوبندی مذہب سے تعلق رکھنے والے عالم وفاضل ہی ہیں ) یا عقل کی پختگی سے دُور اور لغویات میں مشغول ہوں، پھر کیا دیوبندی صاحب ان تمام دیوبندیوں کو جو داڑھی منڈے ہیں یا لغویات میں مشغول ہیں اُن کو کافر ومشرک قرار دیں گے؟۔

جانِ من ! موضوع سے فرار اختیار کرنا اُصولِ مناظرہ کے مطابق شکست قرار پاتی ہے ،موضوع ہے کفر وایمان کا ،اور جناب بات کرر ہے ہیں ان لغویات کی ،علاوہ ازیں موضوع

[1] دفاع، ص 57، مکتبہ ختم نبوت، پشاور۔

[2] دفاع، ص 52، مکتبہ ختم نبوت، پشاور۔

دوسرے بدمذہب اگر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو جھٹلائیں تو تم ان کے جھٹلانے کے مقابلہ میں اہل بیت کو خبردار جھوٹا کہنا۔

۴. مناظرہ میں جج لازمی مقرر کرنا چاہیے، دیکھو اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کی بات بتانے کے بعد اپنی حکومت اور فیصلہ کا ذکر فرمایا۔

۵. مناظر کے لئے مخالف کی کتب پر نظر رکھنا لازم ہے دیکھو رب تعالیٰ نے مسلمانوں کو اہل کتاب کی تفصیل بتائی۔

۶. مناظر پر لازم ہے کہ وہ مخالف کے دین و عقائد سے پوری طرح باخبر ہو دیکھو ربّ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کے مناظرانہ مضمون کی خبر دی اس طرح یہ تعلیم فرمائی کہ یہ باتیں تمہیں ان سے مناظرہ ہونے کی صورت میں کام دیں گی۔

۷. عقائد کے معاملہ میں کشف اور الہام معتبر نہ ہونگے، بلکہ پختہ دلیل ضروری ہے، تقلید بھی اس معاملہ میں غیر معتبر ہے۔

۸. ہر دعویدار پر دلیل لازم ہے، خواہ وہ نفی کا مدعی ہو، خواہ ثبوت کا دعویدار ہو، دیکھو یہود و نصاریٰ نے نفی کا دعویٰ کیا کہ ہمارے علاوہ کوئی جنتی نہیں اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصَارٰى o تو باری تعالیٰ نے فرمایا تم سچے ہو تو دلیل دو قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ o (تفسیر نعیمی ج1 ص608 تا 615 ملخصا)

۹. مناظرہ میں ترک دلیل کرنے سے پرہیز چاہیے کہ یہ مغلوبیت کی دلیل ہے۔

۱۰. بے دینوں سے مناظرہ کرنا سنت انبیاء کرام ہے، دیکھو حضور علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبدیت پر کیسے دلائل قائم فرمائے۔

۱۱. بے دینوں سے مناظرہ کرنا کارِ ثواب ہے دیکھو حضور علیہ السلام نے نجران کے عیسائیوں سے جو مناظرہ کیا تھا سورۃ العمران کا اکثر حصہ اس کے بارے میں ہے۔ مناظر کو مذاق اور گال بازی سے پرہیز کرنا لازم ہے

۱۲. حتی الامکان مخالف سے اچھا سلوک کرنا، اعلیٰ اخلاق برتنا چاہیے بالخصوص اگر مخالف کافر ہوں اور انکے ایمان کی امید بھی ہو تو ان سے اچھی طرح پیش آؤ دیکھو

شرع میں نسب شہرت وتسامع سے ثابت ہوجاتا ہے بالخصوص قرآن مجید ہی میں تصریح کیا ضرور؟ یا کہا جائے کہ حضرت سیدنا یحیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا زید کہے میں نہیں مانتا ہمیں خاص قرآن میں دکھادو کہ ان کی رحلت ہوچکی "سَلٰمٌ عَلَیۡہِ یَوۡمَ وُلِدَ وَیَوۡمَ یَمُوۡتُ" فرمایا ہے مات یحییٰ کہیں نہیں آیا تو اس احمق سے یہی کہا جائے گا کہ قرآن مجید میں بالتصریح کتنے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی موت وحیات کا ذکر فرمایا جو خاص یحیٰ وعیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام کے انتقال وزندگی کا ذکر ہوتا بلکہ قرآن نے تو انبیاء ہی گنتی کے گنائے اور باقی کو فرمادیا:

"وَمِنۡهُمۡ مَنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَیۡكَ بہت انبیاء وہ ہیں جن کا ذکر ہی ہم نے تمہارے سامنے نہ کیا"

تو عاقل کے نزدیک جس طرح ہزاروں انبیاء کا اصلاً تذکرہ نہ ہونے سے ان کی نبوت معاذ اللہ باطل نہیں ٹھہر سکتی یونہی موت یحیٰ یا حیات عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ذکر نہ فرمانے سے ان کی موت اور ان کی حیات بے ثبوت نہیں ہوسکتی عقل وانصاف ہوتو بات تو اتنے ہی فقرے میں تمام ہوگئی اور جنون وتعصب کا علاج میرے پاس نہیں۔

**مقدمۂ ثالثہ:** ۔ جو شخص کسی بات کا مدعی ہو اس کا بار ثبوت اسی کے ذمے ہوتا ہے آپ اپنے دعوے کا ثبوت نہ دے اور دوسروں سے الٹا ثبوت مانگتا پھرے وہ پاگل ومجنون کہلاتا ہے یا مکار پرفنون وھذا ظاھر جداً۔

دوسرے بدمذہب اگر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو جھٹلائیں تو تم ان کے جھٹلانے کے مقابلہ میں اہل بیت کو خبر دار جھوٹا کہنا۔

❹ مناظرہ میں جج لازمی مقرر کرنا چاہیے، دیکھو اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کی بات بتانے کے بعد اپنی حکومت اور فیصلہ کا ذکر فرمایا۔

❺ مناظر کے لئے مخالف کی کتب پر نظر رکھنا لازم ہے دیکھو رب تعالیٰ نے مسلمانوں کو اہل کتاب کی تفصیل بتائی۔

❻ مناظر پر لازم ہے کہ وہ مخالف کے دین وعقائد سے پوری طرح باخبر ہو دیکھو رب تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہود ونصاریٰ کے مناظرانہ مضمون کی خبر دی اس طرح یہ تعلیم فرمائی کہ یہ باتیں تمہیں ان سے مناظرہ ہونے کی صورت میں کام دیں گی۔

❼ عقائد کے معاملہ میں کشف اور الہام معتبر نہ ہونگے، بلکہ پختہ دلیل ضروری ہے، تقلید بھی اس معاملہ میں غیر معتبر ہے۔

❽ ہر دعویدار پر دلیل لازم ہے، خواہ وہ نفی کا مدعی ہو، خواہ ثبوت کا دعویدار ہو، دیکھو یہود ونصاریٰ نے نفی کا دعویٰ کیا کہ ہمارے علاوہ کوئی جنتی نہیں اِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارٰى ○ تو باری تعالیٰ نے فرمایا تم سچے ہو تو دلیل دو قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ (تفسیر نعیمی ج 1 ص 608 تا 615 ملخصاً)

❾ مناظرہ میں ترک دلیل کرنے سے پرہیز چاہیے کہ یہ مغلوبیت کی دلیل ہے۔

❿ بے دینوں سے مناظرہ کرنا سنت انبیاء کرام ہے، دیکھو حضور علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبدیت پر کیسے دلائل قائم فرمائے۔

⓫ بے دینوں سے مناظرہ کرنا کار ثواب ہے دیکھو حضور علیہ السلام نے نجران کے عیسائیوں سے جو مناظرہ کیا تھا سورۃ العمران کا اکثر حصہ اس کے بارے میں ہے۔ مناظر کو مذاق اور گال بازی سے پرہیز کرنا لازم ہے

⓬ حتی الامکان مخالف سے اچھا سلوک کرنا، اعلیٰ اخلاق برتنا چاہیے بالخصوص اگر مخالف کافر ہوں اور انکے ایمان کی امید بھی ہو تو ان سے اچھی طرح پیش آؤ دیکھو

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم غیبیہ عطا فرمائے اور آپ کو علم لدنی بخشا کہ باوجود امی ہونے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توریت کے مضامین سے دلائل پیش فرمائے۔ **چھٹا فائدہ:** اسلام کی حقانیت ظاہر کرنے یا اسلام سے اعتراضات اٹھانے کے لئے بے دینوں سے مناظرہ کرنا سنت ہے' دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے مناظرہ فرمایا۔ **ساتواں فائدہ:** مناظرہ میں فریقین کا علم میں برابر ہونا ضروری نہیں' بڑا عالم معمولی علم والے سے بھی مناظرہ کرے' ابراہیم علیہ السلام نے نمرود جاہل سے مناظرہ فرمایا جو تیسرے پارے کے اول میں گزر چکا' ہمارے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اعلم الاولین والآخرین ہیں ان پادریوں سے مناظرہ کیا جن کے علم کی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہ تھی اور رب تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید فرمائی' یہاں فرمایا **فاتوا بالتوراۃ** اور کہیں فرمایا **قل هاتوا برهانكم** اپنی دلیل لاؤ۔ **آٹھواں فائدہ:** مناظرہ میں مخالف کو اس کی مسلمہ کتابوں سے الزام دینا درست ہے' دیکھو تحریف شدہ توریت کی ہر آیت مشتبہ ہے مگر چونکہ یہود کی مسلم ہے اس لئے انہیں اسی کے پیش کرنے کا حکم دیا گیا لہٰذا ہم مرزائیوں کو مرزا صاحب کی کتب سے اور ہندوؤں اور آریوں کو ان کے وید اور شاستروں سے الزام دے سکتے ہیں۔ **نواں فائدہ:** مناظرین کو یہ جائز ہے کہ مقابل کو الزام دینے کے لئے ان کی کتابیں اپنے علم میں رکھیں بشرطیکہ اپنے عقیدہ میں پختہ ہوں بلا ضرورت بے دینوں کی کتب دیکھنا اور پڑھنا جائز نہیں' خصوصاً ان کو جو اپنے دلائل اسلام سے بے خبر ہوں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عمر کو توریت پڑھنے سے منع فرما دیا تھا۔ **دسواں فائدہ:** نسخ احکام تمام دینوں میں ہوتا رہا ہے اس پر اعتراض یہودیانہ حرکت ہے اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو مسلمان کہلا کر نسخ کے منکر ہیں' نسخ کی پوری بحث اسی تفسیر کے پہلے پارے میں **ما ننسخ من اية** الآیہ کے ماتحت گزر چکی۔

**اعتراض: پہلا اعتراض:** یہاں فرمایا گیا **كل الطعام** یعنی سارے کھانے بنی اسرائیل کے لئے حلال تھے تو کیا ان کے لئے کتا گدھا اور سور بھی حلال تھے' یہ تو بڑی خبیث چیزیں ہیں' نیز پھر تم سانپوں اور چینوں کو برا کیوں کہتے ہو جو کتا بلا بلکہ سانپ اور چوہے بھی کھا جاتے ہیں (آریہ)۔ **جواب:** اس کا جواب تفسیر میں گزر گیا کہ یہاں تمام کھانوں سے وہی کھانے مراد ہیں جو اسلام میں حلال ہیں اور جن کی حلت پر یہود مدینہ نے اعتراض کیا تھا' کلام کے معنے قرینہ سے کئے جاتے ہیں اس کے قرائن ہم تفسیر میں عرض کر چکے۔ **دوسرا اعتراض:** بنی اسرائیل کے گناہوں کی وجہ سے جو طیب چیزیں ان پر حرام کی گئی تھیں وہ صرف گنہگاروں پر کی گئی تھیں یا سب پر' اگر صرف گنہگاروں پر حرام ہوئی تھیں' نیکوں کے لئے حلال تھیں تب تو بڑی بے ڈھنگی تھی' دینی قوانین یکساں چاہئیں اور اگر سب پر حرام تھیں تو نیکوں پر ظلم ہوا کہ کرے کوئی بھرے کوئی۔ **جواب:** سب پر ہی حرام تھیں' کبھی مجرموں کی وجہ سے نیکوں پر بھی مصیبت آ جاتی ہے' اگر ایک شخص کشتی کا تختہ توڑ دے تو سارے ہی ڈوبتے ہیں کہ ایک کشتی کے سوار جو ہوئے' اب بھی بعض گنہگاروں کی وجہ سے بارشیں بند ہو جاتی ہیں' وبائیں پھیل جاتی ہیں' جس سے تمام کو ہی تکلیف ہوتی ہے' باغی شہر پر بمباری کی جاتی ہے تو بے قصور بچے بھی ہلاک ہو جاتے ہیں' ہاں اس کے عوض رب تعالیٰ بے قصوروں کے درجات بڑھاتا ہے۔ **تیسرا اعتراض:** اس آیت سے معلوم ہو رہا ہے کہ بعض کھانے یعقوب علیہ السلام نے صرف اپنی ذات پر حرام کئے تھے اور وہ بھی ایک خاص وجہ سے تو یہ کھانے تمام بنی اسرائیل پر حرام کیوں ہو گئے'

عبارات اکابر کا

تحقیقی وتنقیدی جائزہ

حصہ اول

مصنف

محقق اہلسنت حضرت علامہ مولانا

صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی

اہل السنہ پبلی کیشنز



ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کے نزدیک خضر علیہ السلام نبی ہیں اور زندہ ہیں

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں احقر کا رجحان اسی طرف ہے کہ

انکو نبی تسلیم کیا جائے۔ ( تفسیر عثمانی صفحہ نمبر **521**)

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں جن کو سرکار دو عالم ﷺ نے دعا دی تھی ﴿**اللهم علمه التاويل وفقه في الدين**﴾

(تفسیر ابن جریر ،البحر المحیط)

## سرفراز صاحب کا تجاہل

سرفراز صاحب نے آیت کریمہ ﴿**وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه**﴾ ( سپارہ **22**) کی تفسیر میں شبیر احمد عثمانی کا حوالہ ہمارے خلاف دیا ہے۔ حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ مناظرانہ کتابوں میں یا برہانی دلائل پیش کیے جاتے ہیں یا جدلی دلائل کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ مسلمات خصم سے استدلال کیا جائے ہزاروں کتابوں کا مطالعہ کرنے والی شخصیت سے نامعلوم یہ چھوٹی سی بات کیوں اوجھل رہتی ہے کبھی **فتاوی رشید** یہ کے حوالے دیتے ہیں اور کبھی تفسیر عثمانی کے اس اصول کو ذہن میں رکھیں کہ مخالفین کے سامنے اپنی کتابوں کے حوالے پیش نہیں کیے جاتے آپ آخر اس قدر بوکھلا کیوں گئے ہیں؟

## سرفراز صاحب کا حضرت اچھروی پر بیجا اعتراض

## الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے‘

مولانا محمد عمر صاحب نے فرمایا تھا کہ نبی پاک علیہ السلام کی ہستی جو تمام جہانوں کے معلم ہیں دیوبندی ان کو اپنا شاگرد بنانے پر تلے ہوئے ہیں گویا وہ اپنے آپ کو خدا سمجھتے ہیں اس

ﷺ کے متعلق یہ الفاظ استعمال کیئے ''کہ میں مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں'' اس سے سننے والے کو کیا تاثر ہوگا جوان کتابوں کو پڑھیگا اس کا ردعمل کیا ہوگا اور اس کا عقیدہ کس طرح تباہ ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ عبارت پیش کی تھی ''کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں'' اس کا جواب بھی حضرت صاحب گول کر گئے ہیں اس کے ساتھ تیسری عبارت یہ پیش کی تھی ''کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ اگر چاہے تو ایک حکم کُنْ سے کروڑوں نبی ولی جن اور فرشتے جبریل اور محمد کے برابر پیدا کر ڈالے۔ گویا کسی ایک عبارت کا جواب نہیں دیا گیا۔

اس کے بعد آپ کبھی ''افق'' اٹھاتے ہیں اور کبھی ''الجامعہ'' اٹھاتے ہیں کیا یہ ہمارے مسلک کی مستند کتابیں ہیں؟ جو آپ ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں پھر مولانا ذاکر صاحب سے کیا علمائے بریلوی کا تعین اور تشخص قائم تھا؟ یا بریلوی علماء ان کو بریلویوں میں شمار کیا کرتے تھے تو ایسی صورت میں یہ آپ کا طویل طویل بیان پڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا ہے۔

اور پھر اجمل العلماء کی بات کر رہے ہیں کہ انہوں نے فرمادیا ہے اور کوئی جھگڑا ہی نہیں صرف یہ جھگڑا ہے۔۔۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب ان عبارات پر گرفت کریں اور کوئی اجمل شاہ صاحب اس کے مقابلے میں یہ کہے اور کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے صرف یہ جھگڑا ہے یہ بھی کوئی بات ہوسکتی ہے جسے آپ لوگ ''بریلویت'' یا ''رضاخانیت'' کہتے ہیں وہ مولانا احمد رضا صاحب علیہ الرحمۃ کی وجہ سے قائم ہوئی ہے انہوں نے ان عبارات پر گرفت کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ''المہند'' میں کہہ دیا کہ آپ کو اپنے خاتمہ کا پتہ ہے تو مطلب یہ ہوا کہ کتاب میں یہ کہہ دینا کہ علم نہیں ہے اور انجام کا کوئی پتہ نہیں وغیرہ وغیرہ بے ادبی گستاخی اور سب وشتم پر مشتمل کہہ دینا کیا یہ بالکل جائز ہے؟ جبکہ دوسری کتاب میں یہ کہہ دیا گیا ہو تو گویا جو ایک کتاب پڑھ لے اس کا بے شک ایمان تباہ ہوتا رہے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

وقال اللہ تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

وکل شیئ احصینٰہ فی امام مبین۔[1] ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے۔

وقال اللہ تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین۔[2] کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے۔

اور اصول میں مبرہن ہوچکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہوکر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادہ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی۔ بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہیں، ورنہ شریعت سے امان اٹھ جائے، نہ احادیث احاد اگرچہ کیسے ہی اعلٰی درجے کی ہوں، عموم قرآن کی تخصیص کرسکیں بلکہ اس کے حضور مضمحل ہوجاتیں گی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اس کے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہوسکے تو بحمد اللہ تعالٰی کیسے نص صحیح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحب قرآن صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالٰی عزوجل نے تمام موجودات جملہ ماکان ومایکون الٰی یوم القیٰمۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وللہ الحجۃ السامیۃ اور جبکہ یہ علم قرآن عظیم کے تبیانا لکل شیئ[3] (ہر چیز کا روشن بیان۔ ت) ہونے نے دیا، اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے، نہ ہر آیت یا سورت کا۔ تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیم کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیك[4] (ان کا قصہ ہم نے آپ پر بیان نہیں کیا۔ ت) یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے لاتعلمھم[5] (آپ ان کو نہیں جانتے۔ ت) ہرگز ان آیات کے منافی اور علم مصطفوی کا نافی نہیں۔

الحمد للہ جس قدر قصص وروایات واخبار وحکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] القرآن الکریم ۳۶/۱۲

[2] القرآن الکریم ۶/۵۹

[3] القرآن الکریم ۱۶/۸۹

[4] القرآن الکریم ۴۰/۷۸

[5] القرآن الکریم ۹/۱۰۱

انباء المصطفیٰ
بحال سر واخفیٰ
تصنیف لطیف:
اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا
ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

بشر تھے۔ تمہارا یہ دعویٰ فاسد ہو گیا۔ کہ نبی ﷺ کو کسی نے بشر نہیں کہا۔

**"محمد عمر"** (۱) یہ حدیث خبر احاد سے ہے۔ قرآن شریف کے مقابلہ میں حجت نہیں ہو سکتی۔ (۲) اس کی سند میں بہت ضعف ہے چنانچہ اس سند کے رواۃ سے عبداللہ بن صالح راوی ہیں۔ ان کے متعلق لکھا گیا ہے تقریب التھذیب ص ۲۰۲ عبداللہ بن صالح کثیر الغلط یعنی عبداللہ بن صالح بہت غلط روائتیں بیان کرتا ہے۔ جو اس کی کتاب میں ثابت ہیں۔

تھذیب التھذیب جلد۵ ص۲۵۶۔۲۵۷ عبداللہ بن صالح لَیْسَ هُوَ بشیء عبداللہ بن صالح کچھ نہیں۔ انَّهٗ كان یَكْذِبُ فِی الْحَدِیْثِ علامہ ذہبی نے فرمایا۔ کہ عبداللہ بن صالح حدیث میں جھوٹ بولتا ہے قال احمد بن صالح لَیْس بشیء احمد بن صالح نے بھی کہا۔ کہ عبداللہ بن صالح کچھ نہیں وقال النَّسائی لَیْس بثقة امام نسائی نے فرمایا کہ عبداللہ بن صالح مضبوط روائی نہیں ہے۔ ابن مریم سے روایت ہے۔ کہ یہ جھوٹا ہے۔ اہل حدیث بننے کا دعویٰ کرنے والو۔ ایسی کچی بات احناف کے سامنے کچھ زبان پر نہ لانا۔

(۹) مائدہ $\frac{۲۶}{۳}$ } قدجاءکم من اللہ نورٌ و کتابٌ مبینٌ

(تحقیق اے لوگو تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور آیا ہے اور کتاب بیان کرنے والے)

اس آیہ کریمہ میں واؤ مغائرۃ کی لا کر نور اور کتاب مبین کو علیحدہ علیحدہ دو چیزوں کا ذکر فرمایا۔ نور سے مراد نبی ﷺ ہیں اور کتاب مبین سے مراد قرآن مجید ہے اللہ کی طرف سے ہمارے پاس یہی دونوں چیزیں آئی ہیں۔ اس واسطے اللہ نے دونوں کا ذکر فرمایا۔ نور کو کتاب مبین پر مقدم فرمایا تا کہ جس کو نبی ﷺ کے نور ہونے میں شک ہو تو اس کے واسطے کتاب بیان کرنے والی موجود ہے۔ (۲) اگر نبی ﷺ کا

پھر جسے ادنٰی لیاقتِ اجتہاد بھی نہیں جمیع ائمہ مذہب کے خلاف اس کی بات کیا قابل التفات! طحطاوی باب العدت میں ہے:

| النص ھو المتبع فلا یعول علی البحث معہ [1]۔ | نقل ہی کا اتباع ہے تو مسئلہ منقول ہوتے ہوئے بحث کا اعتبار نہ ہوگا۔ |
|---|---|

(۲) تصریح ہے کہ خلاف مذہب بعض مشائخ مذہب کے قول پر بھی عمل نہیں، ہم نے العطایا النبویہ میں اس کی بہت نقول ذکر کیں،

حلبی علی الدر باب صلٰوۃ الخوف میں ہے:

| لا یعمل بہ لانہ قول البعض [2]۔ | اس پر عمل نہ کیا جائے کہ یہ بعض کا قول ہے۔ تو جو ایک کا بھی قول نہ ہو اس پر کیونکر عمل ہو سکتا ہے۔ |
|---|---|

(۳) نصوص جلیہ ہیں کہ متون کے مقابل شروح، شروح کے مقابل فتاوٰی پر عمل نہیں۔ ہم نے ان کی نقول متوافرہ اپنی کتاب فصل القضا فی رسم الافتاء میں روشن کیں اور علامہ ابراہیم حلبی محشی در کے قول میں مذکور ہے:

| لا یعمل بہ لمخالفتہ لاطلاق سائر المتون [3]۔ | اس پر عمل نہیں کہ اطلاق جملہ متون کے خلاف ہے۔ |
|---|---|

جب نہ متون بلکہ صرف اطلاق عبارات متون کا مخالف ناقابل عمل تو جو متون وشروح وفتاوٰی سب کے خلاف ہے اس پر عمل کیونکر محتمل!

(۴) پھر وہ بحث کچھ ہستی بھی رکھتی ہو، نماز جنازہ مجرد دعا کے مثل زنہار نہیں۔ دعا میں طہارت بدن، طہارت جامہ، طہارت مکان، استقبال قبلہ، تکبیر تحریمہ، قیام تحلیل، استقرار علی الارض کچھ بھی ضرور نہیں، اور نماز جنازہ میں یہ اور ان سے زائد اور بہت باتیں سب فرض ہیں، کیا اگر کچھ لوگ اسی وقت پیشاب کرکے، بے استنجا، بے وضو، بے تیمم جنازہ کے پاس آئیں اور ان میں ایک شخص قبلہ کو پشت کرکے جنازہ کی پٹی سے پیٹھ لگا کر بیٹھے اور باقی کچھ اس کے آگے برابر لیٹے بیٹھے، کچھ گھوڑوں پر چڑھے اور اُتر، دکھن، پورب مختلف جہتوں خلاف قبلہ کو منہ کئے ہوں وہ پشتوں میں کہے: الٰہی! اس میّت کو بخش دے اور یہ سب انگریزی وغیرہ میں آمین کہیں، تو کوئی

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار باب العدۃ فصل فی ثبوت النسب دار المعرفۃ بیروت ۲/ ۲۴۱

[2] ردالمحتار بحوالہ حلبی باب صلٰوۃ الخوف ادارۃ الطباعۃ المصریہ مصر ۱/ ۵۶۸

[3] ردالمحتار بحوالہ حلبی باب صلٰوۃ الخوف ادارۃ الطباعۃ المصریہ مصر ۱/ ۵۶۸

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

آئے روز بریلوی مولوی مختلف علماء اہلسنت والجماعت کے علماء کا نام لے کر کہتے ہیں کہ فلاں کو مناظرہ کے لئے لاؤ تو جو آتا ہے اس سے کرتے نہیں جس کا میدان نہیں اس کی طرف بھاگ کر جاتے ہیں

## جو علماء کرام مناظرہ نہیں کرتے ایک وجہ بریلوی مسلک کے مطابق


۳

مسلک کی وسعت

حاجی صاحب کے مسلک میں بڑی وسعت تھی۔ سنّتِ نبوی کے اتباع کا تمام عمر اہتمام رہا، مگر عقائد میں کسی پر سخت گیری یا زجر و توبیخ یا مناظرہ نہ کرتے تھے، اُس کی اصلاح کے لیے باطن سے توجہ فرماتے تھے۔ ایک شخص آپ سے مرید ہونے کو آیا اور یہ شرط کی کہ ناچ دیکھنے کا مجھے شوق ہے وہ نہیں چھوڑوں گا۔ آپ نے فرمایا: "اچھا، مگر یہ ایک وظیفہ ہے اِسے تھوڑا سا روز پڑھ لیا کرنا۔" جب نماز کا


نوادرِ امدادیہ

یعنی سید الطائفہ شیخ المشائخ

حضرت حاجی محمد امداد اللہ فاروقی چشتی صابری تھانوی

مہاجر مکی قدس اللہ سرہ العزیز کے غیر مطبوعہ خطوط کا نادر مجموعہ

ترتیب و تحقیق

پروفیسر نثار احمد فاروقی

۳

**مسلک کی وسعت**

حاجی صاحب کے مسلک میں بڑی وسعت تھی۔ سنّتِ نبوی کے اتباع کا تمام عمر اہتمام رہا، مگر عقائد میں کسی پر سخت گیری یا زجر و توبیخ یا مناظرہ نہ کرتے تھے، اُس کی اصلاح کے لیے باطن سے توجہ فرماتے تھے۔ ایک شخص آپ سے مرید ہونے کو آیا اور یہ شرط کی کہ ناچ دیکھنے کا مجھے شوق ہے وہ نہیں چھوڑوں گا۔ آپ نے فرمایا: "اچھا، مگر یہ ایک وظیفہ ہے اِسے تھوڑا سا روز پڑھ لیا کرنا۔" جب نماز کا وقت آیا تو اُس کے بدن میں خارش شروع ہوئی، وضو کر کے نماز پڑھ لی تو خارش بھی جاتی رہی آخر اُس نے دونوں عہد توڑ دیے یعنی ناچ دیکھنے سے توبہ کر لی اور نماز کا بھی پابند ہو گیا۔[1]

بھوپال کے ایک غیر مقلد (اہلِ حدیث) حج کو گئے تھے۔ اُنھوں نے حاجی صاحبؒ سے بیعت کرنے کی خواہش ظاہر کی اور یہ بھی کہا کہ میں غیر مقلدی نہ چھوڑوں گا۔ حضرتؒ نے فرمایا: کیا مضائقہ ہے۔ مگر ایک شرط ہماری ہے کہ کسی غیر مقلد سے مسئلہ نہ پوچھنا بلکہ مولوی ایوب سے پوچھنا (جو حنفی تھے)۔ اِس کے بعد حضرتؒ نے بیعت فرما لیا۔ ایک دو رات کے بعد یہ اثر ہوا کہ یک لخت آمین بالجہر اور رفعِ یدین چھوڑ دیا۔ حضرتؒ کو اطلاع دی گئی تو اُنھیں بلا کر فرمایا: "اگر تمھاری رائے بدل گئی ہے تو خیر، یہ بھی سنّت ہے وہ بھی سنّت ہے، اور اگر میری وجہ سے چھوڑا ہے تو میں ترکِ سنّت کا وبال اپنی گردن پر لینا نہیں چاہتا۔"[2]

ایک بزرگ کے بارے میں عام شہرت تھی کہ وہ نماز نہیں پڑھتے۔ حضرتؒ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: "جی ہاں وہ یہاں (مکہ معظمہ میں) بھی آئے تھے، میں نے بھی دیکھا تھا کہ نماز نہیں پڑھتے تھے ٹکٹکی باندھے ہوئے خانہ کعبہ کو دیکھتے رہتے تھے۔ خدا ہی جانتا ہے کہ کس مقام پر فائز تھے۔"

یہ جواب حاجی صاحبؒ کے مسلک کی بہترین مثال ہے کہ اُن کے بارے میں راوی کے قول کی تصدیق بھی کر دی، اور خود کو اُن کا "مقام" سمجھنے سے قاصر بتا دیا، اُس مقام کا کوئی

[1] خیر الافادات ۱۰۷ [2] ارواحِ ثلاثہ ۳۲۱

## ۳

**مسلک کی وسعت**

حاجی صاحب کے مسلک میں بڑی وسعت تھی۔ سنّتِ نبوی کے اتباع کا تمام عمر اہتمام رہا، مگر عقائد میں کسی پر سخت گیری یا زجر و توبیخ یا مناظرہ نہ کرتے تھے، اُس کی اصلاح کے لیے باطن سے توجہ فرماتے تھے۔ ایک شخص آپ سے مرید ہونے کو آیا اور یہ شرط کی کہ ناچ دیکھنے کا جو مجھے شوق ہے وہ نہیں چھوڑوں گا۔ آپ نے فرمایا: "اچھا، مگر یہ ایک وظیفہ ہے، اِسے تھوڑا سا روز پڑھ لیا کرنا۔" جب نماز کا وقت آیا تو اُس کے بدن میں خارش شروع ہوئی، وضو کر کے نماز پڑھ لی تو خارش بھی جاتی رہی آخر اُس نے دونوں عہد توڑ دیے یعنی ناچ دیکھنے سے توبہ کرلی اور نماز کا بھی پابند ہوگیا۔[1]

بھوپال کے ایک غیر مقلد (اہلِ حدیث) حج کو گئے تھے۔ اُنھوں نے حاجی صاحبؒ سے بیعت کرنے کی خواہش ظاہر کی اور یہ بھی کہا کہ میں غیر مقلدی نہ چھوڑوں گا۔ حضرتؒ نے فرمایا: کیا مضائقہ ہے۔ مگر ایک شرط ہماری ہے کہ کسی غیر مقلد سے مسئلہ نہ پوچھنا بلکہ مولوی ایوب سے پوچھنا (جو حنفی تھے)۔ اِس کے بعد حضرتؒ نے بیعت فرمالیا۔ ایک دو رات کے بعد یہ اثر ہوا کہ یک لخت آمین بالجہر اور رفعِ یدین چھوڑ دیا۔ حضرتؒ کو اطلاع دی گئی تو اُنھیں بلا کر فرمایا: "اگر تمھاری رائے بدل گئی ہے تو خیر، یہ بھی سنّت ہے وہ بھی سنّت ہے، اور اگر میری وجہ سے چھوڑا ہے تو میں ترکِ سنّت کا وبال اپنی گردن پر لینا نہیں چاہتا۔"[2]

ایک بزرگ کے بارے میں عام شہرت تھی کہ وہ نماز نہیں پڑھتے۔ حضرتؒ کے سامنے اِس کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: "جی ہاں وہ یہاں (مکۂ معظمہ میں) بھی آئے تھے، میں نے بھی دیکھا تھا کہ نماز نہیں پڑھتے تھے ٹکٹکی باندھے ہوئے خانہ کعبہ کو دیکھتے رہتے تھے۔ خدا ہی جانتا ہے کہ کس مقام پر فائز تھے۔"

یہ جواب حاجی صاحبؒ کے مسلک کی بہترین مثال ہے کہ اُن کے بارے میں راوی کے قول کی تصدیق بھی کردی، اور خود کو اُن کا "مقام" سمجھنے سے قاصر بتادیا، اُس مقام کا کوئی

---

[1] خیر الافادات ۱۰۷ [2] ارواحِ ثلاثہ ۳۲۱

# نوادرِ امدادیہ

یعنی سید الطائفہ شیخ المشائخ

حضرت حاجی محمد امداد اللہ فاروقی چشتی صابری ہادوی
مہاجر مکی قدس اللہ سرہ العزیز کے غیر مطبوعہ خطوط کا نادر مجموعہ

ترتیب و تحقیق

**پروفیسر نثار احمد فاروقی**

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

## مناظرے سے بھاگنے کے بہانے بنانے بند کرو

## جو چیلنج دے اس کا سامنا کرو ورنہ زبان بند رکھو

## صاحب فن ہی کو مخاطب کرو

مقدمہ ششم :۔ علوم دینیہ کے کئی شعبے ہیں، تدریس، افتاء، قضاء، تبلیغ، مناظرہ، تصنیف وتالیف اور ظاہر ہے کہ ایک آدمی یہ سارے کام نہیں کرسکتا۔ لہذا علماء کو یہ تمام کام باہم تقسیم کرنے ہوں گے۔ تو جب کوئی صاحب علم کسی ایک کام کو اختیار فرما کر سعی بلیغ کرتا ہے تو اس فقیر کو بڑی خوشی ہوتی ہے کہ اس عالم دین کو اپنی ذمہ داری



یعنی اسلام کفر پر غالب ہے مغلوب نہیں ہے۔

ابتداء میں عرض کیا ہے کہ اللہ تعالی نے ہر دور میں ایسے علماء کو پیدا فرمایا جنہوں نے حق کو ظاہر فرمایا اور تاویلات باطلہ کا ابطال فرمایا۔ مسئلہ ایمان حضرت ابی طالب بھی ایک اختلافی مسئلہ ہے قدیماً حدیثاً علماء کرام نے اس مسئلہ میں کتابیں اور رسائل تحریر فرمائے۔ اس فقیر کی معلومات کے مطابق ماضی قریب میں مولانا العلامہ محمد بن رسول برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے ایمان ابی طالب پر ایک رسالہ تحریر فرمایا اور ایمان ابی طالب کو دلائل کثیرہ سے ثابت فرمایا۔ اس رسالہ میں علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دلائل سے جن سے مخالفین نے عدم ایمان ابی طالب پر استدلال کیا تھا انہیں دلائل سے علامہ برزنجی نے ایمان ابی طالب ثابت کیا۔ فاللہ درہ۔

علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات گیارہ صد تین ہجری ۱۱۰۳ھ میں ہوئی۔ اس کے بعد اس مسئلہ پر حضرت علامہ سید احمد بن زینی دحلان مفتی الحرم رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام " اسنی المطالب فی نجات ابی طالب " ہے۔ یہ دونوں رسالے عربی زبان میں ہیں اور دوسرا رسالہ پہلے سے ماخوذ ہے۔ اور بہت ہی ماضی قریب میں حضرت مولانا العلامہ مولوی محمد برخوردار رحمۃ اللہ علیہ ملتانی محشی نبراس نے رسالہ " اسنی المطالب فی نجات ابی طالب" کا اردو میں ترجمہ فرمایا اور اس کا نام ہے "القول الجلی فی نجاۃ عم النبی وابی علی"

مقدمہ ششم :۔ علوم دینیہ کے کئی شعبے ہیں، تدریس، افتاء، قضاء، تبلیغ، مناظرہ، تصنیف وتالیف اور ظاہر ہے کہ ایک آدمی یہ سارے کام نہیں کرسکتا۔ لہذا علماء کو یہ تمام کام باہم تقسیم کرنے ہوں گے۔ تو جب کوئی صاحب علم کسی ایک کام کو اختیار فرما کر سعی بلیغ کرتا ہے تو اس فقیر کو بڑی خوشی ہوتی ہے کہ اس عالم دین کو اپنی ذمہ داری

یعنی اسلام کفر پر غالب ہے مغلوب نہیں ہے۔
ابتداء میں عرض کیا ہے کہ اللہ تعالی نے ہر دور میں ایسے علماء کو پیدا فرمایا جنہوں نے حق کو ظاہر فرمایا اور تاویلات باطلہ کا ابطال فرمایا۔ مسئلہ ایمان حضرت ابی طالب بھی ایک اختلافی مسئلہ ہے قدیما حدیثا علماء کرام نے اس مسئلہ میں کتابیں اور رسائل تحریر فرمائے۔ اس فقیر کی معلومات کے مطابق ماضی قریب میں مولانا العلامہ محمد بن رسول برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے ایمان ابی طالب پر ایک رسالہ تحریر فرمایا اور ایمان ابی طالب کو دلائل کثیرہ سے ثابت فرمایا۔ اس رسالہ میں علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دلائل سے جن سے مخالفین نے عدم ایمان ابی طالب پر استدلال کیا تھا انہیں دلائل سے علامہ برزنجی نے ایمان ابی طالب ثابت کیا۔ فاللہ درہ۔
علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات گیارہ صد تین ہجری ۱۱۰۳ھ میں ہوئی۔ اس کے بعد اس مسئلہ پر حضرت علامہ سید احمد بن زینی دحلان مفتی الحرم رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام " اسنی المطالب فی نجات ابی طالب " ہے۔ یہ دونوں رسالے عربی زبان میں ہیں اور دوسرا رسالہ پہلے سے ماخوذ ہے۔ اور بہت ہی ماضی قریب میں حضرت مولانا العلامہ مولوی محمد برخودار رحمۃ اللہ علیہ ملتانی محشی نبراس نے رسالہ " اسنی المطالب فی نجات ابی طالب" کا اردو میں ترجمہ فرمایا اور اس کا نام ہے "القول الجلی فی نجاۃ عم النبی و ابی علی"

مقدمہ ششم :۔ علوم دینیہ کے کئی شعبے ہیں، تدریس، افتاء، قضاء، تبلیغ، مناظرہ، تصنیف و تالیف اور ظاہر ہے کہ ایک آدمی یہ سارے کام نہیں کر سکتا۔ لہذا علماء کو یہ تمام کام باہم تقسیم کرنے ہوں گے۔ تو جب کوئی صاحب علم کسی ایک کام کو اختیار فرما کر سعی بلیغ کرتا ہے تو اس فقیر کو بڑی خوشی ہوتی ہے کہ اس عالم دین کو اپنی ذمہ داری

بعد تحقیق احادیث و روایات نصیر میرا دل قائل ایمان ابوطالب ہے
تحقیق ایمان ابوطالب
از
جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول تاجدار کشور تدریس ملک المدرسین
عطا محمد چشتی
استاذ العلماء اکیڈمی خوشاب

امت مسلمہ کو کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحمدُ رَّسُولُ اللّٰہ پر متحد کرنے کی کوشش

## اصول مناظرہ (احمد رضا کا اصول)

"یہ سخت حرام ہے اور اشد حماقت ہے۔

...ہم اگر کسی سے لاجواب بھی ہو جائیں تو مذہب پر
کوئی الزام نہیں کہ ہمارے مقدس مذہب کا مدار ہم پر نہیں، ہم انسان ہیں اس وقت جواب خیال میں نہ آیا۔

# اگر کوئی بریلوی مسلک قبول کرنے کی شرط لگائے تو حرامی و احمق ہوگا

## کسی بات کا جواب نہ ہو اس کا مطلب یہ یہ نہیں کہ وہ جھوٹا ہے بلکہ پھر بھی حق پر ہوگا

### مَذہَب چھوڑنے کی شرط پر مُباحَثَہ کرنا کیسا؟

{اسی تذکرے میں فرمایا کہ }مباحثے میں لوگ یہ شرط کر لیتے ہیں کہ" جو ساکت (یعنی لاجواب) ہو جائے گا وہ دوسرے کا مذہب اختیار کر لے گا۔" یہ سخت حرام ہے اور اشد حماقت ہے۔ ہم اگر کسی سے لاجواب بھی ہو جائیں تو مذہب پر کوئی الزام نہیں کہ ہمارے مقدس مذہب کا مدار ہم پر نہیں، ہم انسان ہیں اس وقت جواب خیال میں نہ آیا۔



میں اُٹھالے۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُمامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گود میں لیکر نماز پڑھی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الصلاۃ باب اذا حمل جاریۃ صغیرۃ علی عنقہ فی الصلاۃ، الحدیث ٥١٦، ج١، ص ١٩٢)

**اگر** بچے کے کپڑے یا بدن میں نجاست لگی ہے اور وہ اس قابل ہے کہ گود میں خود رُک سکتا ہے تو نماز جائز ہے کہ بچہ حاملِ نجاست (یعنی نجاست اٹھانے والا) ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی کہ اب یہ خود حاملِ نجاست ہوا۔

(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج٢، ص ٩١)

### نبوت کا جھوٹا دعوٰی کرنے والے سے معجزہ طلب کرنا کیسا؟

**عرض** : جھوٹے مُدّعیِ نبوت (یعنی نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے) سے مُعْجِزَہ[1] طلب کیا جا سکتا ہے؟

**ارشاد** : اگر مدعیِ نبوت سے اِس خیال سے کہ اس کا **عجز** ظاہر ہو معجزہ طلب کرے تو حرج نہیں اور اگر **تحقیق** کے لئے معجزہ طلب کیا کہ یہ معجزہ بھی دکھا سکتا ہے یا نہیں تو فوراً **کافر** ہو گیا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج٢، ص ٢٦٣)

### مَذہَب چھوڑنے کی شرط پر مُباحَثَہ کرنا کیسا؟

{اسی تذکرے میں فرمایا کہ }مباحثے میں لوگ یہ شرط کر لیتے ہیں کہ" جو ساکت (یعنی لاجواب) ہو جائے گا وہ دوسرے کا مذہب اختیار کر لے گا۔" یہ سخت حرام ہے اور اشد حماقت ہے۔ ہم اگر کسی سے لاجواب بھی ہو جائیں تو مذہب پر کوئی الزام نہیں کہ ہمارے مقدس مذہب کا مدار ہم پر نہیں، ہم انسان ہیں اس وقت جواب خیال میں نہ آیا۔

### تحریری بات چیت کے فوائد

**مؤلف**: اس وقت مولانا مولوی نعیم الدین صاحب اور مولانا مولوی ظفر الدین صاحب اور مولانا مولوی احمد افتخار صاحب صدیقی میرٹھی اور مولانا مولوی احمد علی صاحب میرٹھی و مولانا مولوی رحم الٰہی صاحب ناظمِ انجمن اہلِ سُنّت و مدرس مدرسۂ اہلِ

[1]: نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا اعلانیہ دعویٰ فرما کر محالاتِ عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور منکروں کو اس کی مثل کی طرف بلاتا ہے اللہ عزوجل اس کے دعویٰ کے مطابق امرِ محالِ عادی ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں کہ اسی کو **معجزہ** کہتے ہیں۔ جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا اور ید بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردوں کو جلا دینا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا اور ہمارے حضور کے معجزے تو بہت ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ١، ص ٣٨)

میں اُٹھالے۔ خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُمامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گود میں لیکر نماز پڑھی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا حمل جاریۃ صغیرۃ علی عنقہ فی الصلاۃ، الحدیث ۵۱۶، ج۱، ص ۱۹۲)

اگر بچے کے کپڑے یا بدن میں نجاست لگی ہے اور وہ اس قابل ہے کہ گود میں خود رُک سکتا ہے تو نماز جائز ہے کہ بچہ حاملِ نجاست (یعنی نجاست اٹھانے والا) ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی کہ اب یہ خود حاملِ نجاست ہوا۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص ۹۱)

## نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے سے معجزہ طلب کرنا کیسا؟

**عرض:** جھوٹے مُدَّعیٔ نبوت (یعنی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے) سے مُعْجِزَہ[1] طلب کیا جاسکتا ہے؟

**ارشاد:** اگر مدعیٔ نبوت سے اس خیال سے کہ اس کا عجز ظاہر ہو معجزہ طلب کرے تو حرج نہیں اور اگر تحقیق کے لئے معجزہ طلب کیا کہ یہ معجزہ بھی دکھا سکتا ہے یا نہیں تو فوراً کافر ہوگیا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص ۲۶۳)

## مَذہَب چھوڑنے کی شرط پر مُباحَثہ کرنا کیسا؟

{اسی تذکرے میں فرمایا کہ} مباحثے میں لوگ یہ شرط کرلیتے ہیں کہ "جو ساکت (یعنی لاجواب) ہوجائے گا وہ دوسرے کا مذہب اختیار کرلے گا۔" یہ سخت حرام ہے اور اشد حماقت ہے۔ ہم اگر کسی سے لاجواب بھی ہوجائیں تو مذہب پر کوئی الزام نہیں کہ ہمارے مقدس مذہب کا مدار ہم پر نہیں، ہم انسان ہیں اس وقت جواب خیال میں نہ آیا۔

## تحریری بات چیت کے فوائد

**مؤلف:** اس وقت مولانا مولوی نعیم الدین صاحب اور مولانا مولوی ظفر الدین صاحب اور مولانا مولوی احمد افتخار صاحب صدیقی میرٹھی اور مولانا مولوی احمد علی صاحب میرٹھی و مولانا مولوی رحم الٰہی صاحب ناظمِ انجمن اہلِ سُنّت و مدرس مدرسۂ اہل

---

[1]: نبی کے دعویٔ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا اعلانیہ دعویٰ فرما کر محالاتِ عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور منکروں کو اس کی مثل کی طرف بلاتا ہے اللہ عزوجل اس کے دعویٰ کے مطابق امرِ محالِ عادی ظاہر فرمادیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں کہ اسی کو معجزہ کہتے ہیں۔ جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہوجانا اور یدِ بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردوں کو جلا دینا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا اور ہمارے حضور کے معجزے تو بہت ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۳۸)

اعلیٰ حضرت مجدِّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

مُسمّٰی بنام تاریخی **الملفوظ** (۱۳۳۸ھ)

معروف بہ

# ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مکمل 4 حصے

## بریلوی جب پھنستے ہیں تو بچنے کے لئے بڑوں بڑوں پر لعنت بھیج دیتے ہیں اب جو بھی کسی کا انکار کرے اس کے منہ پر یہ حوالہ مار دیں

### بریلوی دوران مناظرہ کسی بھی شخص کا انکار نہیں کر سکتا صرف ہم مسلک ہونا ضروری ہے

نہیں۔ ہم پر اس کا قول حجت ہو سکتا ہے جو ہمارے مسلک کا ہو اس لئے قول آپ اسی کا
لائیں جو ہمارے لئے حجت ہو۔

٢٣
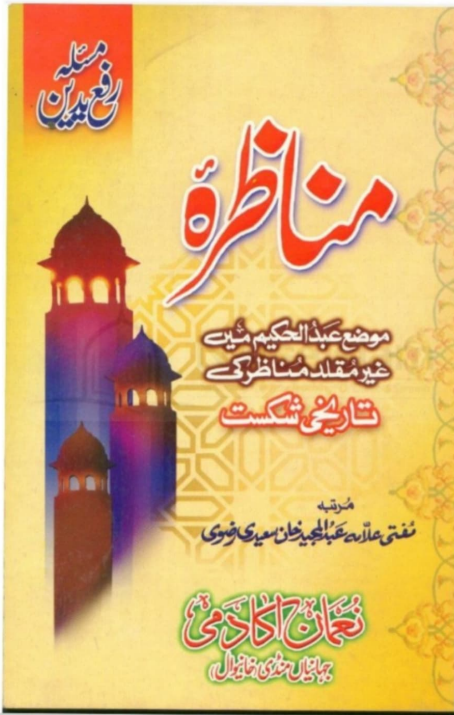
کہ آپ نے جس حدیث کو رفع یدین کی ممانعت کے بارے میں پیش کیا ہے اس کا رد تو محدثین اس حدیث کو رفع یدین عندالسلام کی ممانعت کے باب میں رکھ کر کر چکے ہیں۔ امام بخاری نے اس کی تردید کی ہے خود امام مسلم نے بھی اسے عندالسلام رفع یدین کی ممانعت کے باب میں رکھا ہے اور امام نووی نے بھی اس کی شرح میں اس کا رد کیا ہے' پھر اردو ترجے والی نووی شرح مسلم اٹھا کر امام نووی کے حوالہ سے کہا کہ وہ اس حدیث کے تحت کہتے ہیں کہ سلام پھیرتے وقت ہاتھ نہ اٹھائیں جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح موجود ہے' اس سے رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کی ممانعت مقصود نہیں بلکہ وہ تو مستحب ہے' خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور جو احناف اس حدیث کو رفع یدین کی ممانعت میں پیش کرتے ہیں وہ بے علم اور احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناواقف ہیں۔

#### مناظر اہل سنت

مناظر اہل سنت نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں یہ احتجاج کرتا ہوں کہ جن باتوں کا میں کئی بار جواب دے چکا ہوں آپ بار بار اپنی ہر تقریر میں انہی کو گھسیٹ لاتے ہیں۔ آپ بار بار امام بخاری' امام مسلم اور امام نووی کا نام لیتے ہیں جب کہ میں اس کا جواب کئی بار دے چکا ہوں کہ حدیث کے مقابلے میں ان کے اقوال کی کوئی وقعت نہیں۔ پھر وہ حنفی بھی نہیں ہیں بلکہ رفع یدین کرنے والوں میں سے ہیں اس لئے ہم پر ان کا قول حجت نہیں۔ ہم پر اس کا قول حجت ہو سکتا ہے جو ہمارے مسلک کا ہو اس لئے قول آپ اسی کا لائیں جو ہمارے لئے حجت ہو۔

ہاں حضور علیہ السلام کی حدیث ہر ایک کیلئے حجت ہے اور دلائل کی روشنی میں حدیث کو سمجھنے کا ہر ایک کو استحقاق حاصل ہے۔ آپ کے مولانا اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ قرآن و حدیث سمجھنا مشکل ہے اور اسے علماء ہی سمجھ سکتے ہیں وہ قرآن و حدیث کا مخالف ہے۔ ایسی صورت میں آپ کا یہ کہنا کہ اس کا مطلب فلاں بیان کرے گا' کہاں کا انصاف ہے۔ حدیث آپ کے سامنے ہے' اگر آپ

امت مسلمہ کو کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ پر متحد کرنے کی کوشش

کسی بھی مسلک و گروہ کے خلاف کتاب یا کام کرنا (اس کام کرنے والے مسلک) کے حق ہونے کی دلیل نہیں

# بریلوی اصول

اقول سالہا سال سے کسی قول یا کتاب کا رد لکھا جانا فی نفسہ اس کے باطل ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی، ورنہ فرقہ ضالہ معتزلہ و خوارج وغیرہ نے اہل حق اہل سنت و جماعت کے اقوال اور کتب پر سالہا سال سے رد لکھا ہے چنانچہ پوشیدہ نہیں ہے، حالانکہ وہ رد ان کا باطل ہے" اھ بلفظہ

تحفظ عقائد اہل سنت اور امت مسلمہ کی تاریخی دستاویز

# تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل

مؤلفہ و مرتبہ

حضرت مولانا ابو الرحمٰن غلام دستگیر صاحب ہاشمی نقشبندی قصوری نور اللہ مرقدہ



براہین نے نہ اس مسئلہ میں نہ کسی اور میں کسی خاص شخص کی تائید کی ہے بلکہ امر حق کا اظہار کیا ہے، خواہ کسی کے مخالف ہو یا موافق نہ یہ غرض ہے کہ کسی کی دل لگتی بات کہہ کر کچھ حاصل کیجیے

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ مولوی اسمٰعیل کی تقویۃ الایمان سے نقل ہو چکا ہے کہ وہ ہزار ہا مثل آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امکان کا قائل ہے، پھر اس پر جب امکان کذب باری تعالیٰ لازم آیا تو مؤلف تقویۃ الایمان نے اپنے رسالہ یک روزی میں اس کو تسلیم کر لیا ہے" اس پر انوار ساطعہ والے نے کنایہ سے طعن کیا ہے، جس کے جواب میں براہین میں اس کو جاہل وغیرہ خطاب دیا ہے" اب یہ مولوی اسمٰعیل کی تائید نہیں تو اور کیا ہے اور پھر اس تائید سے انکار اور تقیہ تاکہ اہالیان ریاست اس پر مطلع نہ ہوں، اور مؤلف کی نوکری مدرسہ میں خلل نہ پڑے" یہ دل لگتی کی بات کر کے کچھ حاصل کرنا نہیں تو اور کیا ہے" جواب تفصیلی میں ہے

قولہ سالہا سال سے رد ہو چکے الخ

اقول سالہا سال سے کسی قول یا کتاب کا رد لکھا جانا فی نفسہ اس کے باطل ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی، ورنہ فرقہ ضالہ معتزلہ و خوارج وغیرہ نے اہل حق اہل سنت و جماعت کے اقوال اور کتب پر سالہا سال سے رد لکھا ہے چنانچہ پوشیدہ نہیں ہے، حالانکہ وہ رد ان کا باطل ہے" اھ بلفظہ

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے" کہ حق تعالیٰ نے براہین والے کے انکار تائید مولوی اسمٰعیل کو باطل کر دیا۔ اس وجہ سے کہ وہ جو قائل امکان کذب خدا ہے

براہین نے نہ اس مسئلہ میں نہ کسی اَور میں کسی خاص شخص کی تائید کی ہے بلکہ امر حق کا اظہار کیا ہے، خواہ کسی کے مخالف ہو یا موافق نہ یہ غرض ہے کہ کسی کی دل لگتی بات کہہ کر کچھ حاصل کیجیے

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ اور مولوی اسمٰعیل کی تقویۃ الایمان سے نقل ہو چکا ہے کہ وہ ہزارہا مثل آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امکان کا قائل ہے، پھر اس پر جب امکان کذب باری تعالیٰ لازم آیا تو مؤلف تقویۃ الایمان نے اپنے رسالہ یک روزی میں اس کو تسلیم کر لیا ہے، اس پر انوار ساطعہ والے نے کنایہ سے طعن کیا ہے، جس کے جواب میں براہین میں اس کو جاہل وغیرہ خطاب دیا ہے، اب یہ مولوی اسمٰعیل کی تائید نہیں تو اور کیا ہے اور پھر اس تائید سے انکار اور تقیہ تاکہ اہالیان ریاست اس پر مطلع نہ ہوں۔ اور مؤلف کی نوکری مدرسہ میں خلل نہ پڑے، یہ دل لگتی کی بات کر کے کچھ حاصل کرنا نہیں تو اور کیا ہے، جواب تفصیلی میں ہے

قولہ سالہا سال سے رد ہو چکے الخ

اقول سالہا سال سے کسی قول یا کتاب کا رد لکھا جانا فی نفسہ اس کے باطل ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی، ورنہ فرقہ ضالہ معتزلہ وخوارج وغیرہ نے اہل حق اہل سنت وجماعت کے اقوال اور کتب پر سالہا سال سے رد لکھا ہے، چنانچہ پوشیدہ نہیں ہے، حالانکہ وہ رد ان کا باطل ہے، اھ بلفظہ

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے، کہ حق تعالیٰ نے براہین والے کے انکار تائید مولوی اسمٰعیل کو باطل کر دیا۔ اس وجہ سے کہ وہ جو قائل امکان کذب خدا ہے

نظریاتی اور اعتقادی مفاہمت کی تاریخی روئیداد

# تقدیس الوکیل

## عن

## توہین الرشید والخلیل


مؤلفہ و مرتبہ

حضرت مولانا ابو عبدالرحمٰن غلام دستگیر صاحب ہاشمی نقشبندی قصوری نور اللہ مرقدہ

المتوفی سنہ ۱۳۱۵

مؤیدہ　　　　مصدقہ

شیخ المشائخ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ چاچڑاں شریف　　شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ


2021.08.30 20:41

امت مسلمہ کو کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر متحد کرنے کی کوشش

بریلویوں کے اس اصول پر اس کتاب کو پڑھیں آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ بریلوی مذہب نہیں منافقت کا دوسرا نام ہے

ر ظاہر ہے کہ جس

مذہب میں تضاد ہو 'وہ اسلام کا نہیں 'نفاق کا مذہب ہے۔

94

مخالف سنت میں دیوبندی علماء نے اپنے بزرگوں کے متعلق قدرت و تصرف کے جو واقعات اپنی کتابوں میں نقل کیے ہیں۔ انھیں سامنے رکھتے ہی مذکورہ بالا عقائد کے ساتھ ان واقعات کا تصادم دوپہر کے سورج کی طرف آشکارا ہو جائے گا۔

تصویر کے انھیں دونوں رخوں کی تفصیلات سے زلزلہ میں یہ دعویٰ ثابت کیا گیا ہے کہ دیوبندی مذہب میں اعتقاد و عمل کے درمیان کھلا ہوا تضاد ہے اور ظاہر ہے کہ جس مذہب میں تضاد ہو 'وہ اسلام کا نہیں 'نفاق کا مذہب ہے۔

اب یہ ثابت شدہ تضاد صرف اسی صورت میں اٹھ سکتا تھا کہ یا تو مفتیان دیوبند علانیہ اعتراف کر لیتے کہ انبیاء و اولیاء کے بارے میں قدرت و تصرف سے متعلق جو عقائد ان کی کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں وہ قطعاً باطل اور غلط ہیں یا یہ صورت اگر گوارہ نہ تھی تو پھر اس بات کا اقرار کر لیتے کہ ان عقائد کے پیش مخالف سنت میں جو واقعات نقل کئے گئے ہیں وہ سر تا پا غلط اور خلاف شرع ہیں۔ لیکن حیرت ہے مجھے ان کی عقل و بصیرت پر کہ زلزلہ کے الزامات کے جواب میں مفتیان دیوبند نے عقائد و واقعات کا تضاد اٹھانے کے بجائے واقعات کی حمایت میں سارا زور قلم صرف کر دیا ہے اور دلائل و براہین کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ بطور کرامت اولیاء اللہ کو کاروبار ہستی میں تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے۔

اپنے اس دعوے کو ثبوت میں دلائل فراہم کرتے وقت انھوں نے اس نکتے کو نظر انداز کر دیا کہ ان کی کتابوں میں صرف واقعات ہی نہیں بلکہ مخالف سنت میں ایک مکمل مذہب فکر بھی ہے۔

چونکہ کرامت ہی ان کی پیش کردہ دلیلوں کا سنگ بنیاد ہے اس لئے واقعات کی حمایت میں ان کی بحث کا جائزہ لینے سے پہلے کرامت کی تشریح ملاحظہ فرمائیے۔ صاحب "اصطلاحات صوفیہ" کے حوالے سے مفتیان دیوبند نے کرامت کی یہ تعریف بیان کی ہے۔

کرامت

> عادتِ جاریہ یعنی ظاہری عالم کے خلاف کسی امر کا ظہور ہونا خرق عادت ہے اگر کسی نبی سے صادر ہو تو معجزہ کہتے ہیں ولی سے صادر

دست و گریباں
www.QuranWaHadith.com

مخالف سمت میں دیوبندی علماء نے اپنے بزرگوں کے متعلق قدرت و تصرف کے جو واقعات اپنی کتابوں میں نقل کیے ہیں۔ انہیں سامنے رکھئے تو مذکورہ بالا عقائد کے ساتھ ان واقعات کا تصادم دوپہر کے سورج کی طرف آشکارا ہو جائے گا۔

تصویر کے انہیں دونوں رخوں کی تفصیلات سے زلزلہ میں یہ دعویٰ ثابت کیا گیا ہے کہ دیوبندی مذہب میں اعتقاد و عمل کے درمیان کھلا ہوا تضاد ہے اور ظاہر ہے کہ جس مذہب میں تضاد ہو وہ اسلام کا نہیں 'نفاق' کا مذہب ہے۔

اب یہ ثابت شدہ تضاد صرف اسی صورت میں اٹھ سکتا تھا کہ یا تو مفتیان دیوبند برملا یہ اعتراف کر لیتے کہ انبیاء و اولیاء کے بارے میں قدرت و تصرف سے متعلق جو عقائد ان کی کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں وہ قطعاً باطل اور غلط ہیں یا یہ صورت اگر گوارہ نہ تھی تو پھر اس بات کا اقرار کرتے کہ ان عقائد کے عین مخالف سمت میں جو واقعات نقل کئے گئے ہیں وہ سر تا پا غلط اور خلاف شرع ہیں۔ لیکن حیرت ہے مجھے ان کی عقل و بصیرت پر کہ زلزلہ کے الزامات کے جواب میں مفتیان دیوبند نے عقائد و واقعات کا تضاد اٹھانے کے بجائے واقعات کی حمایت میں سارا زور قلم صرف کر دیا ہے اور دلائل و براہین کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ بطور کرامت اولیاء اللہ کو کاروبار ہستی میں تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے۔

اپنے اس دعوے کو ثبوت میں دلائل فراہم کرتے وقت انہوں نے اس نکتے کو نظر انداز کر دیا کہ ان کی کتابوں میں صرف واقعات ہی نہیں بلکہ عین مخالف سمت میں ایک مکمل مذہب فکر بھی ہے۔

چونکہ کرامت ہی ان کی پیش کردہ دلیلوں کا سنگ بنیاد ہے اس لئے واقعات کی حمایت میں ان کی بحث کا جائزہ لینے سے پہلے کرامت کی تشریح ملاحظہ فرمائیے۔ صاحب "اصطلاحات صوفیہ" کے حوالے سے مفتیان دیوبند نے کرامت کی یہ تعریف بیان کی ہے۔

کرامت

عادیہ جاریہ نظامت عالم کے خلاف کسی امر کا ظہور ہونا خرق عادت ہے اگر کسی نبی سے صادر ہو تو معجزہ کہتے ہیں ولی سے صادر

زیروزبر
علامہ ارشد القادری
ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۔ لاہور

**الجواب:**

مجلس میلاد مبارک وقیام کا ثبوت ہزاروں بار دے دیا، اور اب اجمالاً یہ ہے کہ ان کا ثبوت وہاں سے ہے جہاں سے وہابیہ کے کفر کا ثبوت آیا ہے، واللہ تعالٰی اعلم۔

**مسئلہ ۶۲:** مسئولہ شفیع احمد فقیر قادری رضوی طالب علم مدرسہ منظر اسلام ۲۱ جمادی الاخری ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شرح عقائد عضدیہ محقق الدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے خطبہ میں ہے:

| | |
|---|---|
| یامن وفقنا لتحقیق العقائد الاسلامیۃ وعصمنا عن التقلید فی الاصول والفروع الکلامیۃ۔[1] | اے وہ ذات جس نے ہمیں عقائد اسلامیہ کی تحقیق کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں اصولِ کلامیہ اور فروعِ کلامیہ میں تقلید سے بچایا۔ |

اور یہ بھی مشہور ہے:

| | |
|---|---|
| لا تقلید فی الاعتقادیات۔[2] | اعتقادیات میں تقلید نہیں۔(ت) |

حضور اگر ایسا ہے تو جاہل کے لیے یہ کیوں ہے کہ جب اس کے سامنے کوئی عقیدہ پیش کیا جائے اور یہ نہ جانتا ہو تو کہے میرا وہ عقیدہ ہے جو اہل سنت کا ہے بلکہ کوئی جاہل بلکہ اکثر معمولی عالم اکثر عقائد کے استدلال نہیں جانتے اور ہم اکثر ثبوت عقائد میں اقوال ائمہ پیش کرتے ہیں اور یہ طریق اثبات تصانیف علمائے عظام میں موجود یا اس کے معنی یہ ہیں کہ عقائد کا علم یقینی مثل علم امر محقق ہو، نہ علم ظنی مثل علم مرد مقلد۔

**الجواب:**

جس طرح فقہ میں چار اصول ہیں، کتاب سنت، اجماع، قیاس، عقائد میں چار اصول ہیں، کتاب، سنت، سواد اعظم، عقل صحیح، تو جو ان میں ایک کے ذریعہ سے کسی مسئلہ عقائد کو جانتا ہے دلیل سے جانتا ہے نہ کہ بے دلیل محض تقلیداً اہل سنت ہی سواد اعظم اسلام ہیں، تو ان پر حوالہ دلیل پر حوالہ ہے نہ کہ تقلید۔ یوں ہی اقوالِ ائمہ سے استناد اسی معنی پر ہے کہ یہ اہلسنت کا مذہب ہے ولہذا ایک دو دس بیس علماء کبار ہی سہی اگر جمہور و سواد اعظم کے خلاف لکھیں گے اس

---

[1] الدوانی علی العقائد العضدیہ خطبۃ الکتاب مطبع مجتبائی دہلی ص ۲

[2]

پھر جسے ادنٰی لیاقتِ اجتہاد بھی نہیں جمیع ائمہ مذہب کے خلاف اس کی بات کیا قابل التفات! طحطاوی باب العدت میں ہے:

| النص ھو المتبع فلا یعول علی البحث معہ [1]۔ | نقل ہی کا اتباع ہے تو مسئلہ منقول ہوتے ہوئے بحث کا اعتبار نہ ہوگا۔ |
| --- | --- |

**(۲)** تصریح ہے کہ خلاف مذہب بعض مشائخ مذہب کے قول پر بھی عمل نہیں، ہم نے العطایاالنبویہ میں اس کی بہت نقول ذکر کیں،

حلبی علی الدر باب صلٰوۃ الخوف میں ہے:

| لا یعمل بہ لانہ قول البعض [2]۔ | اس پر عمل نہ کیا جائے کہ یہ بعض کا قول ہے۔ تو جو ایک کا بھی قول نہ ہو اس پر کیونکر عمل ہو سکتا ہے۔ |
| --- | --- |

**(۳)** نصوص جلیہ ہیں کہ متون کے مقابل شروح، شروح کے مقابل فتاوٰی پر عمل نہیں۔ ہم نے ان کی نقول متوافرہ اپنی کتاب فصل القضافی رسم الافتاء میں روشن کیں اور علامہ ابراہیم حلبی محشّی در کے قول میں مذکور ہے:

| لا یعمل بہ لمخالفتہ لاطلاق سائر المتون [3]۔ | اس پر عمل نہیں کہ اطلاق جملہ متون کے خلاف ہے۔ |
| --- | --- |

جب نہ متون بلکہ صرف اطلاق عبارات متون کا مخالف نا قابل عمل تو جو متون وشروح وفتاوٰی سب کے خلاف ہے اس پر عمل کیونکر محتمل!

**(۴)** پھر وہ بحث کچھ ہستی بھی رکھتی ہو، نماز جنازہ مجرد دعا کے مثل زنہار نہیں۔ دعا میں طہارت بدن، طہارت جامہ، طہارت مکان، استقبال قبلہ، تکبیر تحریمہ، قیام تحلیل، استقرار علی الارض کچھ بھی ضرور نہیں، اور نماز جنازہ میں یہ اور ان سے زائد اور بہت باتیں سب فرض ہیں، کیا اگر کچھ لوگ اسی وقت پیشاب کرکے، بے استنجا، بے وضو، بے تیمم جنازہ کے پاس آئیں اور ان میں ایک شخص قبلہ کو پشت کرکے جنازہ کی پٹی سے پیٹھ لگا کر بیٹھے اور باقی کچھ اس کے آگے برابر لیٹے بیٹھے، کچھ گھوڑوں پر چڑھے اور اُتر، دکھن، پورب مختلف جہتوں خلاف قبلہ کو منہ کئے ہوں وہ پشتوں میں کہے: الٰہی! اس میّت کو بخش دے اور یہ سب انگریزی وغیرہ میں آمین کہیں، تو کوئی

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار باب العدۃ فصل فی ثبوت النسب دار المعرفۃ بیروت ۲/ ۲۴۱

[2] ردالمحتار بحوالہ حلبی باب صلٰوۃ الخوف ادارۃ الطباعۃ المصریہ مصر ۱/ ۵۶۸

[3] ردالمحتار بحوالہ حلبی باب صلٰوۃ الخوف ادارۃ الطباعۃ المصریہ مصر ۱/ ۵۶۸

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

رضا فاؤنڈیشنؒ

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

براہین نے نہ اس مسئلہ میں نہ کسی اَور میں کسی خاص شخص کی تائید کی ہے بلکہ امرِ حق کا اظہار کیا ہے، خواہ کسی کے مخالف ہو یا موافق نہ یہ غرض ہے کہ کسی کی دل لگتی بات کہہ کر کچھ حاصل کیجیے

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ اوپر مولوی اسمٰعیل کی تقویۃ الایمان سے نقل ہو چکا ہے کہ وہ ہزار ہا مثل آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امکان کا قائل ہے، پھر اس پر جب امکان کذب باری تعالیٰ لازم آیا تو مؤلف تقویۃ الایمان نے اپنے رسالہ یک روزی میں اس کو تسلیم کر لیا ہے، اس پر انوار ساطعہ والے نے کنایہ سے طعن کیا ہے، جس کے جواب میں براہین میں اس کو جاہل وغیرہ خطاب دیا ہے، اب یہ مولوی اسمٰعیل کی تائید نہیں تو اور کیا ہے؟ اور پھر اس تائید سے انکار اور تقیہ تاکہ اہالیان ریاست اس پر مطلع نہ ہوں۔ اور مؤلف کی نوکری مدرسہ میں خلل نہ پڑے، یہ دل لگتی کی بات کر کے کچھ حاصل کرنا نہیں تو اور کیا ہے، جواب تفصیلی میں ہے

قولہ سالہا سال سے رد ہو چکے الخ

اقول سالہا سال سے کسی قول یا کتاب کا رد لکھا جانا فی نفسہ اس کے باطل ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی، ورنہ فرقہ ضالہ معتزلہ وخوارج وغیرہ نے اہل حق اہل سنت وجماعت کے اقوال اور کتب پر سالہا سال سے رد لکھا ہے، چنانچہ پوشیدہ نہیں ہے، حالانکہ وہ ردان کا باطل ہے، اھ بلفظہ

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے، کہ حق تعالیٰ نے براہین والے کے انکار تائید مولوی اسمٰعیل کو باطل کر دیا۔ اس وجہ سے کہ وہ جو قائل امکان کذب خدا ہے

نظریاتی اور اعتقادی مخاصمت کی تاریخی روئیداد

# تقدیس الوکیل

عن

## توہین الرشید والخلیل


مؤلفہ و مرتبہ

حضرت مولانا ابو عبد الرحمٰن غلام دستگیر صاحب ہاشمی نقشبندی قصوری نور اللہ مرقدہ

المتوفی ۱۳۱۵ سنہ


مؤیدہ

شیخ المشائخ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ چاچڑاں شریف

مصدقہ

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

کرتے ہیں مگر زبان سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں لطائف الغرائب کے نہ ہونے کا قطعاً کوئی یقین نہیں بلکہ وہ لطائف الغرائب کی تلاش میں ہیں اور اسے دیکھنا چاہتے ہیں اور ہمارے اس دعوئ کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے ۹۷۔۹۔۳۰ کو ہمیں ایک مکتوب میں لکھا تھا جو ہمارے پاس محفوظ ہے، ہم ان کی عبارت من و عن نقل کرتے ہیں (کیا کتاب "لطائف الغرائب" آپ کے پاس موجود ہے، اگر ہے تو میں اسے دیکھنا چاہوں گا) اب ان کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ "لطائف الغرائب" کو دل سے تسلیم کرتے ہیں مگر زبان سے اس کا انکار کرتے ہیں، اسی کو کہتے ہیں غیر شعوری اعتراف جو کسی چیز کی عظمت و صداقت کو نمایاں کرتا ہے۔

## کسی کتاب کا نہ ملنا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں

لطائف الغرائب کے ہمارے ہاں دستیاب نہ ہونے کو اس بات کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا کہ اس نام کی کتاب ہی نہیں۔ تفسیر و حدیث اور دوسرے علوم و فنون کی بے شمار کتابیں دستیاب نہیں مگر کسی نے ان کا انکار نہیں کیا۔ حدیثِ پاک کے بہت سے مجموعوں کا تذکرہ محدثینِ کرام کے حالات میں ملتا ہے مگر وہ کتابیں نایاب ہیں۔ فقہ و اصولِ فقہ کی بہت سی کتابوں کے حوالے، دوسری کتابوں میں ملتے ہیں مگر وہ کتابیں کافی کوشش اور تلاش کے باوجود میسر نہیں۔ یوں دیکھا جائے تو بعض آسمانی کتابیں اور صحائف دنیا میں مفقود ہیں تو پھر کیا ان کے وجود کا انکار کیا جا سکتا ہے۔

حضرت محی الدین ابن عربی، حضرت امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر عسقلانی، علامہ عبدالغنی نابلسی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور بہت سے دوسرے علماء و مشائخ کی بہت سی تصانیف کا تذکرہ، ان کی کتابوں کی فہرست میں ملتا ہے اور دوسری کتابوں میں ان کے حوالے پائے جاتے ہیں، مگر خود وہ کتابیں دستیاب نہیں۔ ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی کتاب کا نہ پایا جانا اس کے نہ ہونے کو مستلزم نہیں ورنہ اس ضابطے کے پیشِ نظر تو بہت سے علمی، فقہی اور فنی مباحث و

## حدیث شریف

**المعجم الکبیر للطبرانی** میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

| **"اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَیُؤَیِّدُ الْاِسْلَامَ بِرِجَالٍ مَاھُمْ مِنْ اَھْلِہٖ"** |
|---|
| ترجمہ:۔ **"بے شک! اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید (مدد) ایسے لوگوں سے کراتا ہے، جو خود اہل اسلام سے نہیں۔"** |
| **حوالہ:۔**<br>▣ **"کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال"** مؤلف:۔ علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین برہان پوری۔ المتوفی: ۹۷۵ھ<br>**ناشر:۔** (۱) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔ **جلد:۱۰، حدیث:۲۸۹۵۳، صفحہ:۸۰**<br>(۲) موسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ **جلد:۱۰، حدیث:۲۸۹۵۷، صفحہ:۱۸۴** |

## جس شخص سے کلمہ پڑھنے کو کہا جائے اور وہ کلمہ پڑھنے سے انکار کرے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**حضور اقدس** ﷺ کی حمایت میں جناب ابوطالب نے اپنی پوری زندگی بسر کی لیکن انتقال کے وقت کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ ایک بات خوب یاد رکھو کہ جس شخص سے اسلام کے اقرار کا مطالبہ کیا جائے اور بار بار اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کی جائے اور وہ

جن کے منبر ہوئے گردنِ اولیاء
ان قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

فرمانِ غوثیہ

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

کی توضیح و تشریح پر بصیرت افروز تحقیقی کتاب

# قدم الشیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ
## علی
# رقاب الاولیاء الاکابر رضی اللہ عنہم


ممتاز احمد چشتی

خطیب و مدرس جامعہ انوار العلوم ملتان



ناشر
بزمِ سعید
جامعہ انوار العلوم ملتان

گنبد مولیٰ علی

# ایمانِ ابو طالب حقائق کی روشنی میں

حسب فرمائش

فخر سادات گجرات، خلیفۂ تاج الشریعہ، قاضیٔ گجرات

## علامہ سید سلیم باپو قبلہ

جام نگر (گجرات)

مُصنّف

خلیفہ مفتی اعظم ہند، مناظر اہلسنت، ماہر رضویات

## علامہ عبد الستار ہمدانی مصروفؔ برکاتی رضوی نوری

# فہرست

فاتحہ
کی شرعی حیثیت
افادات
مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی
تسہیل و تعلیق
ناصر الدین ناصر
کتب خانہ امام احمد رضا

## وحی کا فیصلہ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے تو اللہ کے احکام کی حفاظت کر۔ اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کا خیال رکھے تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ (جب تو سوال کرے تو صرف اللہ سے کرنا اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ ہی سے مدد طلب کرنا) اور جان لے کہ اگر پوری اُمت بھی جمع ہو کر تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکے گی مگر جو اللہ چاہے...... اور اگر پوری اُمت بھی جمع ہو کر تجھے نقصان پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکے گی مگر جو اللہ چاہے (تقدیر لکھنے کے بعد) قلم اٹھ گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔ (ترمذی)

جواب: عرض یہ ہے کہ مرزا صاحب نے جو ملفوظات پر اعتراض کیا ہے، وہ تحقیق کے خلاف ہے۔ ملفوظات اسے کہا جاتا ہے جو کسی سے سن کر وقتاً فوقتاً لکھے گئے جس میں تغیر اور تبدیلی کے امکانات ہمیشہ رہتے ہیں مگر جو خود اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی کسی عالم کی کتاب ہو وہ مستند ہوتی ہے اور پھر ایک عالم کی کتاب میں لکھی ہوئی بات کے مقابل ملفوظات کی کوئی عبارت آجائے تو پھر ملفوظات کو ہم نہیں مانیں گے لہذا ملفوظات میں تحریر اس واقعہ کو امام احمد رضا خان نے غلط لکھا ہے۔





چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد 26 کے صفحہ نمبر 436 پر امام احمد رضا خان

چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد 26 کے صفحہ نمبر 436 پر امام احمد رضا خان صاحب کی خدمت میں اس واقعہ کو بیان کر کے پوچھا گیا' کیا فرماتے ہیں علمائے دین۔

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: یہ غلط ہے کہ سفر میں دریا ملا بلکہ دجلہ ہی کے پار جانا تھا اور یہ بھی زیادہ ہے کہ میں اللہ اللہ کہتا چلوں گا اور یہ محض افتراء (بہتان) ہے کہ انہوں نے فرمایا تو اللہ اللہ مت کہہ۔

مرزا صاحب! جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کا اس بات کی تردید میں فتویٰ موجود ہے تو پھر ان پر الزام جہالت کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

## وحی کا فیصلہ:

ترجمہ صحیح حدیث: سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

(1) گواہی دینا (لا الہ الا اللہ) اور یہ کہ (محمد رسول اللہ ﷺ) اور (2) نماز قائم کرنا اور (3) حج کرنا اور (4) اور زکوٰۃ دینا (5) رمضان کے روزے رکھنا (صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر 8)

جواب: عرض یہ ہے کہ مرزا صاحب نے فوائد السالکین کا حوالہ دے کر کون سا اہم کام کر دیا ہے۔ اس حوالے کے بارے میں چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

پہلی بات: یہ کہ کسی بھی اعتراض کے جواب کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تحقیقی اور دوسرا الزامی اور تیسرا کسی بھی اعتراض کو فرضاً مان کر جواب۔

دوسری بات: چشتی رسول اللہ کا کلمہ پڑھوانا کسی بھی سند صحیحہ کے ساتھ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ سے ثابت نہیں۔ اگر اعتراض کرنا ہے تو یہ بات باسند صحیح ثابت کریں کیونکہ یہ فوائد السالکین نامی کتاب تو حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی اپنی نہیں ہے۔

تیسری بات: اگر کوئی یہ جواب دے کہ فوائد السالکین تو حضرت خواجہ

قرآن مجید کے تراجم، احادیث رسول ﷺ اور مستند کتب میں غلط تاویل کرنے والا، اصحابِ رسول
اور علماءِ اُمت پر طعن کرنے والا اور اُن کا مذاق اُڑانے والا دورِ حاضر کا فتنہ

# اسلام کی عدالت
میں
# مرزا محمد علی جہلمی

از قلم:
**مولانا محمد طفیل رضوی**

**تحریک تحفظ اسلام پاکستان**



قرآن مجید کے تراجم، احادیث رسول ﷺ اور مستند کتب میں الفاظ تاویل کرنے والا، اصحابِ رسول
اور علماءِ اُمت پر طعن کرنے والا اور اُن کا مذاق اُڑانے والا دورِ حاضر کا فتنہ

قوم اس کی دشمن اور مخالف ہوئی۔

ابو عمرو رضی اللہ تعالے عنہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ علم حاصل کرو جہاں تم پاؤ۔ فقہا رحمہم اللہ تعالی کا وہ قول جو بعضوں نے دوسروں کے حق میں کہامت قبول کرو اس لیے کہ وہ عار کرتے ہیں۔ جیسے نر بکرے خواب گاہوں کے بارے میں عار کرتے ہیں۔ دوسری روایت انھی کی ہے۔ علماء کا کلام سنو اور ایک کی دوسروں پر طعن کرنے میں تصدیق نہ کرو۔ اس لیے کہ بخدا وہ لوگ زیادہ عار کرتے ہیں نر بکروں سے اپنی خواب گاہوں کے بارے میں۔

اسی طرح عمرو بن دینار رحمۃ اللہ تعالے سے مروی ہے۔ اسی واسطے مبسوط میں امام مالک رضی اللہ تعالے عنہ کا مذہب مذکور ہے کہ علما کی گواہی علما کے خلاف جائز نہیں۔ اس لیے کہ وہ آپس میں سب سے زیادہ حسدی اور ایک دوسرے سے بہت بغض رکھنے والے ہیں۔ فقیر مترجم غفرلہ المولی القدیر کہتا ہے کہ یہ صرف ان دونوں حضرات کا خیال ہے ورنہ علمائے کرام کی شان ارفع واعلے ہے اس بات سے کہ وہ ایک دوسرے سے حسد رکھیں یا بلا وجہ بغض وعداوت رکھیں۔

## انتالیسویں فصل خطیب نے جو تاریخ میں امام صاحب رضی اللہ تعالی عنہ کے مخالفین کا کلام نقل کیا ہے اس کے رد میں ہے

مخفی نہ رہے کہ قادحین کے اقوال نقل کرنے سے خطیب رحمۃ اللہ علیہ کی اور کوئی غرض نہیں سوا اس کے کہ امام صاحب کے بارے میں لوگوں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب جمع کردیئے جائیں۔ جس طرح مورخوں کی عادت ہوا کرتی ہے کہ ہر رطب و یابس جمع کردیتے ہیں اس سے ان کی نیت توہین وتنقیص شان نہیں۔ اس لیے کہ انھوں نے اس سے پہلے امام صاحب کے مدح کرنے والوں کا بھی کلام نقل کیا ہے اور

سیرت سرکار امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ پر

علاّمہ شیخ شہاب الدّین احمد بن حجر مکی متوفی سنۃ ۹۷۳ھ علیہ الرّحمۃ کی کتاب مستطاب

# الخیرات الحسان

کا اردو زبان میں با محاورہ و سلیس ترجمہ

# جواہر البیان

جس کو ملک العلماء علاّمہ مولانا ظفر الدین رضوی بہاری

رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تالیف فرمایا

[تخریج آیات واحادیث واشعار: اظہار القدوس نوشاہی]

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

مكتبة الحقيقة

يطلب من مكتبة الحقيقة بشارع دار الشفقة بفاتح ٥٣ استانبول-تركيا

| هجري قمري | هجري شمسي | ميلادي |
|---|---|---|
| ١٤٣٥ | ١٣٩٢ | ٢٠١٣ |

حاصل کرلی، چنانچہ اپنی تالیف کتاب البریہکے صفحہ ۷۹، سطر ۲ پر لکھتے ہیں کہ ''اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء کی موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا **انا زینا السماء الدنیا بمصابیح** پھر میں نے کہا ہم انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کریں گے پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی۔'' الخ

اس عبارت مسطورہ میں ہم ناظرین کو صرف اسی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ وہ آسمان دنیا جس کو قادیانی صاحب نے پیدا کیا ہے وہ کہاں ہے اگر کہیں رکھا ہے تو پتہ بتلادیں۔ ورنہ کشف اپنے غیر واقعی اور محض از قبیل اضغاث احلام ہونے پر صاف شہادت دے رہا ہے۔ کیا ایسی بے مکاشفات والہامات غیر واقعیہ قادیانی صاحب کی نبوت و رسالت کے چھت کے لئے شہتیرین بن سکتی ہے کہاں بدین وجہ ہوسکتے ہیں کہ خیالی چھت کی شہتیرین بھی خیالی ہونی چاہیے۔

جاننا چاہیے کہ ولی کے منکر کو کافر نہیں کہا جاتا جیسا کہ تصدیق بولایت کو ایمان نہیں کہتے ورنہ **امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسولہ واولیائہ** الخ ایمانی طور پر ہر مومن کو ماننا لازم ہوتا۔قادیانی کا یہ کہنا کہ'' میں ظلی طور پر نبی ورسول ہوں اور میرا ماننا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔'' اس کو ایک تمثیل عام فہم کے پیرائے میں سمجھنا چاہئے۔ زید مثلاً کہتا ہے کہ میں فقیر مسکین ہوں اور میرا نافرمان مستوجب سزا ہے قید کیا جاوے گا۔ کیا زید کو بسبب دوسرے فقرے دعوے کے مدعی سلطنت وحکومت کا نہ خیال کیا جائے گا؟ اہل عقل پر ظاہر ہے کہ زید فی الحقیقت قول مذکور سے بادشاہی کا

ہوتا تو جناب کا قلم اس بات پہ ہرگز معترض نہ ہوتا۔ صاحب تقویۃ الایمان لکھتے ہیں:۔

پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو۔۔۔۔۔یا ایسے مکان میں دور دور سے قصد کرے جاوے۔۔۔اس کو اشراک فی العبادات کہتے ہیں (تقویۃ الایمان ص15)

## علماء دیو بند اور وہابیت

ہمارے معاند اس بات پہ سیخ پا ہیں کہ انہیں وہابی کیوں کہا گیا ہے، جبکہ علماء دیو بند نے خود اپنے وہابی ہونے اقرار کیا ہے، ہم عبید اللہ سندھی صاحب کا حوالہ پیش کر چکے ہیں جس میں اس امر کا واضح اقرار ہے کہ تقویۃ الایمان دراصل کتاب التوحید سے ہی ماخوذ ہے اور بعض مقامات پہ ابحاث ایک جیسی ہیں۔ مزید حوالہ جات ملاحظہ ہوں، علماء دیو بند کے معتبر اکابر بزرگ منظور نعمانی صاحب کہتے ہیں:۔

''شیخ محمد بن عبد الوہاب [نجدی] اور ان کے سلسلہ کے اکابر علماء کی کتابیں دیکھنے کے بعد یہ حقیقت بغیر کسی شک وشبہ کے سامنے آجاتی ہے کہ...... بنیادی طور پر ان کا پیغام وہی تھا جو ''تقویۃ الایمان'' کے ذریعے شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے ہندوستان کے بگڑے ہوئے مسلمانوں کو دیا تھا۔ بعد میں شاہ اسماعیل شہید کی اسی دعوت اور پیغام کے علمبردار جماعت دیو بند کے اکابر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور ان کے خلفاء وتلامذہ بھی رہے۔'' (شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، صفحہ ۴۷)

تو اس حوالے سے بالکل واضح ہو گیا کہ دیو بندیت کی بنیاد وہابیت ہی ہے۔ بلکہ منظور نعمانی دیو بندی کہتے ہیں:۔

...محمد بن عبد الوہاب، ان کے فرزندوں، تلامذہ اور حلقہ کے بعض مصنفین کی کتابیں

غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز کتاب
الحق المبین کی
حقانیت
الحق المبین
مولف
محمد ممتاز تیمور قادری
پیشکش: هداية الامة انٹرنیشنل

ولا عطشا بكثرة العطش لانهما يوجبان سرعة الغضب المنافية للمناظرة ولا ممتليا كل الامتلاء ايضاً لانه يوجب جمود الطبيعة شعلة القريحة

ترجمہ...... پھر اس جگہ ان امور کا بیان ہے جو مناظر کے لئے ضروری ہے کہ ان میں سے کچھ کو امام فخر الدین رازی نے ذکر کیا۔ ہم اسے یہاں شمار کرتے ہیں۔

۱) مناظر پر واجب ہے کہ مناظرہ کے وقت کلام میں اختصار سے بچے تا کہ فہم میں خلل نہ ہو۔

۲) کلام کی تطویل سے احتراز کرے تا کہ ملال کی طرف نہ بڑھے۔

۳) الفاظ غریبہ استعمال نہ کرے۔

۴) ایسے جملوں کے استعمال سے گریز کرے جو کئی معانی کا احتمال رکھتے ہوں مرادی معنی پر کوئی قرینہ معین نہ ہو۔

۵) جو مقصود میں خلل ڈالے اس سے احتراز کرے تا کہ ضبط سے نہ نکل جائے تا کہ مطلوب سے بُعد لازم نہ آئے۔

۶) نہ ہنسے نہ آواز بلند کرے اور نہ مناظرہ کے وقت بے وقوفوں کی طرح کلام کرے اس لیے کہ یہ جہال کی صفات ہیں اور ان کا منصب ہے اس لیے کہ وہ اپنی جہالت اس سے چھپاتے ہیں۔

۷) اس سے مناظرہ کرنے سے احتراز کرے جو مہیب یا محترم ہو جبکہ خصم کی ہیبت اور اس کا احترام اس کے نظر کی دقاقت اور اس کی ظرافت کو زائل کرتا ہو۔

۸) خصم کو حقیر نہ سمجھے تا کہ اس سبب سے کلام ضعیف صادر نہ ہو جائے اور اس ضعیف کلام سے خصم غالب آجائے۔

اور میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہو کہتا ہوں کہ......

۱) بے شک مناظر کو چاہئے کہ زمان قلیل میں خصم کو خاموش کرنے کی کوشش نہ کرے اس لیے کہ سرعت کی وجہ سے مقدمات واہیہ صادر ہو سکتے ہیں جو خصم کے غلبہ کا سبب ہونگے۔

۲) مناظرہ کے وقت امراء کی طرح ٹیک لگا کر نہ بیٹھے بلکہ فقراء کی طرح بیٹھے اس لیے کہ بیان میں سے ہے جو ذہن کو مجتمع رکھتا ہے اور انتشار سے خالی ہے۔

اظہریہ رشیدیہ
شرح مناظرہ رشیدیہ
شارح ومترجم
علامہ سید شاہ محمد ممتاز اشرفی
(مہتمم دارالعلوم اشرفیہ رضویہ کراچی)
باہتمام
محمد قاسم ہزاروی
ناشر
مکتبہ غوثیہ
ہول سیل نزد عسکری پارک پرانی سبزی منڈی کراچی۔
فون نمبر:4910584, 0300-2196801

حق رباطل کا فیصلہ دلیل سے ہوتا

ہے۔ تصانیف سے نہیں ہوتا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کا تنقیدی جائزہ

اور آئیہ مبارکہ خاتم النبین کی صحیح تفسیر

التبشیر مع التنویر

برد التحذیر

تصنیف

(۱) علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی

(۲) شیخ القرآن علامہ غلام علی صاحب اوکاڑوی

ناشر مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

ہدیہ پانچ روپے صرف — طابع: ایم منیر قاضی، بقی پرنٹرز، ۹۔ سرکلر روڈ، لاہور





تصنیفات اس کے بری الزمہ ہونے کے لئے کافی ہوجائیں۔ حق رباطل کا فیصلہ دلیل سے ہوتا ہے۔ تصانیف سے نہیں ہوتا۔ پھر یہ کہ علمار بریلی اس حیثیت سے کہ وہ بریلی سے تعلق رکھتے ہیں ہرگز ہمارے مقتدار نہیں بلکہ ان کا مقتداء ہونا اس مسلک کی بنا پر ہے جو سواد اعظم اہلسنت وجماعت کے نزدیک حق ہے خواہ اس مسلک کے حامی بریلی میں ہوں یا دیوبند میں یا کسی اور جگہ۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس مسلک کے حامی علمار کون ہیں اور انہوں نے علمی دُنیا میں کیا کارنامے انجام دیے ہیں تو اس کے متعلق سر دست مجھے کسی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں آئندہ مباحث پڑھ کر آپ خود فیصلہ کرلیں گے کہ علمائے مفسرین و محدثین جن کے علمی کارناموں کا آپ بھی انکار نہیں کرسکتے کس مکتبۂ فکر کے ہم مسلک تھے۔

## ایک تلخ حقیقت

اور اگر بریلی کی خصوصیت ہی آپ کے پیش نظر ہے تو بفضلہٖ تعالےٰ میں پورے وثوق کے ساتھ عرض کرسکتا ہوں کہ بریلوی علمار کسی میدان میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ مگر سوء اتفاق سے جاہ و منصب کے پرستاروں، خود ستائی اور شہرت کے متوالوں کی اجتماعی قوتیں جب نشر و اشاعت کے ذرائع پر حاوی ہوگئیں اور انہوں نے اپنے حریفوں کے خلاف ایک مضبوط اور مستقل محاذ قائم کرلیا تو ایسی صورت میں کیوں کر ممکن تھا کہ ان کے کسی مدمقابل کی علمی خدمات منظر عام پر آسکیں، یہ ایک تلخ حقیقت ہے جس کی تفصیل ایک دفتر طویل کو چاہتی ہے۔

## معتزلہ کا اہلسنت پر الزام

کچھ بھی سہی اتنی بات کا انکار تو کوئی انصاف پسند آدمی نہیں کرسکتا کہ اپنے مخالفوں کو نیچا دکھانے کے لئے اس قسم کے اوچھے ہتھیار ہمیشہ استعمال ہوتے چلے آئے ہیں۔ جس زمانہ

ہے لہٰذا ایسے کام کو نہ چھوڑا جائے جو کم سے کم مستحب
ہے باوجود یہ کہ اس میں وجوب کا احتمال ہے لیکن ہمارے ہاں
کے ہندی لوگ اس کو نہیں پہچانتے، لہٰذا اگر یہاں کوئی ایسا
کرے تو لوگوں اس کو ملامت کریں گے اور اس کا مذاق اڑائیں
گے۔ لہٰذا عمدہ وجہ اسے چھوڑ دینا ہے تاکہ



سنة [1] اھ وجزم به البزازی فی وجیزه والحدادی فی سراجه وقال فی الهندية عن المحيط اختلف الروايات فی ختان النساء ذکر فی بعضها انه سنة هکذا حکی عن بعض المشائخ وذکر شمس الائمة الحلوانی فی ادب القاضی للخصاف ان ختان النساء مکرمة [2] اھ ورأيتنی کتبت عليه ای فيکون مستحباً وهو عند الشافعية واجب فلا يترك ماأقله الاستحباب مع احتمال الوجوب لکن الهنود لايعرفونه ولو فعل احد يلومونه و يسخرون به فکان الوجه ترکه کيلا يبتلی المسلمون بالاستهزاء بأمر شرعی وهذا نظير ماقال العلماء ينبغی للعالم ان لايرسل العذبة علی ظهره وان کان سنة اذا کان الجهال يسخرون منه ويشبهون بالذنب

سنت ہے اھ اور بزازی نے وجیز میں اس پر اظہار یقین کیا اور حدادی نے اپنی سراج میں اور فتاوٰی عالمگیری میں محیط سے نقل کیا ہے کہ عورتوں کے ختنہ میں اختلافات روایات ہے، چنانچہ بعض میں یہ ذکر کیا گیا کہ وہ سنت ہے۔ چنانچہ بعض مشائخ سے اسی طرح حکایت کی گئی، اور شمس الائمہ حلوانی نے خصاف کی ادب القاضی سے ذکر کیا کہ عورتوں کا ختنہ عمدہ فعل ہے اھ، مجھے یاد ہے کہ میں نے اس پر تحریر کیا ہے کہ عورتوں کا ختنہ کرنا مستحب ہے لیکن شافعیوں کے نزدیک واجب ہے لہٰذا ایسے کام کو نہ چھوڑا جائے جو کم سے کم مستحب ہے باوجود یہ کہ اس میں وجوب کا احتمال ہے لیکن ہمارے ہاں کے ہندی لوگ اس کو نہیں پہچانتے، لہٰذا اگر یہاں کوئی ایسا کرے تو لوگوں اس کو ملامت کریں گے اور اس کا مذاق اڑائیں گے۔ لہٰذا عمدہ وجہ اسے چھوڑ دینا ہے تاکہ لوگ ایک حکم شرعی کے ساتھ ہنسی مذاق میں مبتلا نہ ہو جائیں، اور اس کی نظیر (مثال) وہ ہے کہ علمائے کرام نے ارشاد فرمایا کہ عالم کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنی پیٹھ پر (دستار کا) شملہ نہ چھوڑے اگرچہ یہ کام سنت ہے۔ اگر ناواقف لوگ (اس فعل سے) مذاق اڑائیں اور اس کو

[1] درمختار مسائل شتی مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۳۵۰
[2] فتاوٰی ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب التاسع عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۵/ ۳۵۷



**وہ کام جو مستحب بلکہ واجب کے قریب ہو اس کو چھوڑ دینا چاہیے**

سنة [1] اھ وجزم به البزازی فی وجیزہ والحدادی فی سراجه وقال فی الھندیة عن المحیط اختلف الروایات فی ختان النساء ذکر فی بعضھا انه سنة ھکذا حکی عن بعض المشائخ وذکر شمس الائمة الحلوانی فی ادب القاضی للخصاف ان ختان النساء مکرمة [2] اھ ورأیتنی کتبت علیه ای فیکون مستحباً وھو عند الشافعیة واجب فلا یترک ماقله الاستحباب مع احتمال الوجوب لکن الھنود لایعرفونه ولو فعل احد یلومونه و یسخرون به فکان الوجه ترکه کیلا یبتلی المسلمون بالاستھزاء بامر شرعی وھذا نظیر ماقال العلماء ینبغی للعالم ان لایرسل العذبة علی ظھرہ وان کان سنة اذا کان الجھال یسخرون منه ویشبھون بالذنب

سنت ہے اھ اور بزازی نے وجیز میں اس پر اظہار یقین کیا اور حدادی نے اپنی سراج میں اور فتاوی عالمگیری میں محیط سے نقل کیا ہے کہ عورتوں کے ختنہ میں اختلافات روایات ہے، چنانچہ بعض میں یہ ذکر کیا گیا کہ وہ سنت ہے۔ چنانچہ بعض مشائخ سے اسی طرح حکایت کی گئی، اور شمس الائمہ حلوانی نے خصاف کی ادب القاضی سے ذکر کیا کہ عورتوں کا ختنہ عمدہ فعل ہے اھ، مجھے یاد ہے کہ میں نے اس پر تحریر کیا ہے کہ عورتوں کا ختنہ کرنا مستحب ہے لیکن شافعیوں کے نزدیک واجب ہے لہذا ایسے کام کو نہ چھوڑا جائے جو کم سے کم مستحب ہے باوجود یہ کہ اس میں وجوب کا احتمال ہے لیکن ہمارے ہاں کے ہندی لوگ اس کو نہیں پہچانتے، لہذا اگر یہاں کوئی ایسا کرے تو لوگوں اس کو ملامت کریں گے اور اس کا مذاق اڑائیں گے۔ لہذا عمدہ وجہ اسے چھوڑ دینا ہے تاکہ لوگ ایک حکم شرعی کے ساتھ ہنسی مذاق میں مبتلا نہ ہوجائیں، اور اس کی نظیر (مثال) وہ ہے کہ علمائے کرام نے ارشاد فرمایا کہ عالم کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنی پیٹھ پر (دستار کا) شملہ نہ چھوڑے اگرچہ یہ کام سنت ہے۔ اگر ناواقف لوگ (اس فعل سے) مذاق اڑائیں اور اس کو

[1] درمختار مسائل شتی مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۳۵۰

[2] فتاوی ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب التاسع عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۵/ ۳۵۷

فتاوی رضویہ
مع تخریج وترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ
۲۲
رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔۸
پاکستان (۵۴۰۰۰)

# منع کی دلیل مانگنے والا شریعت کے ساتھ مذاق کرتا ہے

## کسی کام کے کرنے کے لئے منع کی نہیں دلیل کی ضرورت ہوتی ہے

338

حتی رآہ وصلی علیہ۔

عمدۃ القاری ج ۶ ص ۱۶۴ بیروت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کیلئے نجاشی کی چارپائی ظاہر کردیگئی یہاں تک کہ آپ نے اسے دیکھا اور اسپر نماز پڑھی لہٰذا یہ غائبانہ جنازہ نہ رہا۔

حیرت ان لوگوں پر ہے جو نماز جنازہ کے بعد دعا کو اس لیے جائز قرار نہیں دیتے کہ دعا ایک مرتبہ جنازہ کے اندر ہو چکی ہے لہٰذا یہ تحصیل حاصل ہے۔

واضح رہے یہ عقیدہ رکھنے والے دو قسم کے لوگ ہیں۔

کچھ وہ ہیں جو غائبانہ نماز جنازہ کے قائل نہیں اور کچھ وہ ہیں جو اس کے قائل ہیں، ہمارا روئے سخن اسوقت انہیں کی طرف ہے۔

جو اس کے قائل ہیں کہ ان کے نزدیک بار بار غائبانہ نماز جنازہ کیونکر جائز ہے؟ جبکہ ایک مرتبہ وہ ادا کی جا چکی ہے کیا یہ تحصیل حاصل نہیں؟ اگر کہا جائے کہ چونکہ یہ سنت سے ثابت ہے اس لیے اسمیں کچھ مضائقہ نہیں، تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ سنت سے تحصیل حاصل ثابت ہے اور جو چیز سنت سے ثابت ہو جائے اسمیں میت کیلئے یا اپنے لئے مزید حصول برکت ہے تو اسپر یوں بھی تو کہا جا سکتا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا بھی مزید حصول برکت کیلئے ہے۔

رہا یہ اعتراض کہ غائبانہ نماز جنازہ کی منع ثابت کریں یہ اعتراض انتہائی مضحکہ خیز ہے کیونکہ منع تو تب ثابت کریں جب اسکا ثبوت ہو چونکہ غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنے والوں کا تمام تر زور حدیث نجاشی پر ہوتا ہے۔

دلیل و برہان کے زیر سایہ لکھی گئی چشم کشا تحریر

**غائبانہ جنازہ جائز نہیں**

مع

تحقیقاتُ و تصدیقاتِ علماءِ اہلسنت شکرَ اللہُ تعالیٰ سعیَہم

مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

صراط مستقیم پبلیکیشنز
042-7115771-0333-8173630

مع
اضافہ باب ہفتم
0321-9407699

کاری گری اور جو کارنامے دکھائے وہ تو آپ ملاحظہ کر چکے، اب ایک ایسی کاریگری ذرا چھوٹے میاں کی بھی دیکھتے جائیے۔ "مطالعہ بریلویت" کے مرتب فاضل جامعہ رشیدیہ ساہیوال، جناب حافظ محمد اسلم صاحب ہیں جنہوں نے ڈنکاسٹر (انگلینڈ) کو اپنا مسکن بنا رکھا ہے۔ وہ کتاب کے شروع کے صفحات میں لکھتے ہیں:-

"اگر کوئی صاحب اس کا جواب لکھنا چاہیں تو وہ اس کتاب کو متن بنا کر ساتھ ساتھ جواب تحریر فرمائیں۔ کتاب ہذا کے لفظ لفظ کو سامنے لائے بغیر اس کا جواب ناکافی اور ناقابلِ اعتناء سمجھا جائے گا۔"

حافظ صاحب کا یہی اعلان و انتباہ اگر کوئی قادیانی، رافضی، عیسائی، پرویزی، غیر مقلد وغیرہ ان پر پلٹ دے تو کیا حافظ صاحب کے بزرگوں کی لکھی گئی تمام کتب (مذکورہ مذاہب کے خلاف) ناکافی و بےکار سمجھی جائیں گی؟ اس کا مطلب ہے کہ مذکورہ مذاہب کے رد میں لکھی گئی تمام کتب پر لکیر پھیر کر رد کر دیا جائے اور قابلِ اعتناء نہ جانا جائے۔ پھر تو دنیا کی کوئی بھی کتاب جو کسی کتاب کے جواب میں کسی مسلمان عالم نے لکھی ہو، قابلِ اعتبار نہیں رہے گی۔ حافظ صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اپنا اعلان و انتباہ واپس لے لیں ورنہ اس اصول اور ضابطے کے مطابق وہ اپنا بھٹہ خود بٹھا لیں گے۔ دیندار مصنفین کا وطیرہ یہ رہا ہے کہ جواب دیتے وقت مخالف کی وہی عبارت لیتے ہیں جو اُن کے مدعا کو پوری کرتی ہو۔ پوری کتاب کی کتاب کبھی نقل نہیں کی گئی۔ آپ لوگوں کی عبارات لیتے وقت ہم نے کوئی دھوکہ کیا ہو تو آگاہ فرمائیے۔

(حاشیہ صفحہ سابقہ) ۱؎ کراماتِ امدادیہ صفحہ ۱۹، ۲۰ مکتبہ فرقان گوالمنڈی لاہور
(حاشیہ صفحہ موجودہ) ۱؎ مطالعہ بریلویت ج ۲ صفحہ ۱۶

**مقدمۂ رابعہ:-** جو جس بات کا مدعی ہو اس سے اس دعوے کے متعلق بحث کی جائے گی خارج از بحث بات کہ ثابت ہو تو اسے مفید نہیں نہ ثابت ہو تو اس کے خصم کو مضر نہیں ایسی بات میں اس کا بحث چھیڑنا وہی جان بچانا اور مکر کی چال کھیلنا اور عوام ناواقفوں کے آگے اپنے فریب کا ٹھیلنا ہوتا ہے۔

مثلاً زید مدعی ہو کہ میں قطب وقت ہوں اپنی قطبیت کا تو کچھ ثبوت نہ دے اور بحث چھیڑ دے کہ اس زمانے کے جو قطب تھے ان کا انتقال ہو گیا اس عیار سے یہی کہا جائے گا کہ اگر ان کا انتقال ثابت بھی ہو جائے تو تیرے دعوے کا کیا ثبوت اور تجھے کیا نافع تیرے خصم کو کیا مضر ہوا کیا ان کے انتقال سے یہ ضرور ہے کہ تو ہی قطب ہو جائے تو اپنے دعوے کا ثبوت دے ورنہ گریبان ذلت میں ڈال کر الگ بیٹھ۔

**مقدمۂ خامسہ:-** کسی نبی کا انتقال دوبارہ دنیا میں اس کی تشریف آوری کو محال نہیں کر سکتا۔

اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے:

"اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ج قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ج فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ط قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ط قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ج وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ

**مقدمہ رابعہ:۔** جو جس بات کا مدعی ہو اس سے اس دعوے کے متعلق بحث کی جائے گی خارج از بحث بات کہ ثابت ہو تو اسے مفید نہیں نہ ثابت ہو تو اس کے خصم کو مضر نہیں ایسی بات میں اس کا بحث چھیڑنا وہی جان بچانا اور مکر کی چال کھیلنا اور عوام ناواقفوں کے آگے اپنے فریب کا ٹھیلنا ہوتا ہے۔

مثلاً زید مدعی ہو کہ میں قطب وقت ہوں اپنی قطبیت کا تو کچھ ثبوت نہ دے اور بحث چھیڑ دے کہ اس زمانے کے جو قطب تھے ان کا انتقال ہو گیا اس عیار سے یہی کہا جائے گا کہ اگر ان کا انتقال ثابت بھی ہو جائے تو تیرے دعوے کا کیا ثبوت اور تجھے کیا نافع تیرے خصم کو کیا مضر ہوا کیا ان کے انتقال سے یہ ضرور ہے کہ تو ہی قطب ہو جائے تو اپنے دعوے کا ثبوت دے ورنہ گریبان ذلت میں ڈال کر الگ بیٹھ۔

**مقدمہ خامسہ:۔** کسی نبی کا انتقال دوبارہ دنیا میں اس کی تشریف آوری کو محال نہیں کرسکتا۔

اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے:

"اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ وَّھِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِھَا ج قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا ج فَاَمَاتَهُ اللّٰہُ مِائَۃَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ط قَالَ کَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ط قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَۃَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ج وَ انْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ

شرع میں نسب شہرت وتسامع سے ثابت ہوجاتا ہے بالخصوص قرآن مجید ہی میں تصریح کیا ضرور؟ یا کہا جائے کہ حضرت سیدنا یحیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا زید کہے میں نہیں مانتا ہمیں خاص قرآن میں دکھادو کہ ان کی رحلت ہوچکی "سَلٰمٌ عَلَیۡہِ یَوۡمَ وُلِدَ وَیَوۡمَ یَمُوۡتُ" فرمایا ہے مات یحیٰ کہیں نہیں آیا تو اس احمق سے یہی کہا جائے گا کہ قرآن مجید میں بالتصریح کتنے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی موت وحیات کا ذکر فرمایا جو خاص یحیٰ وعیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے انتقال وزندگی کا ذکر ہوتا بلکہ قرآن نے تو انبیاء ہی گنتی کے گنائے اور باقی کو فرمادیا:

"وَمِنۡھُمۡ مَنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَیۡكَ بہت انبیاء وہ ہیں جن کا ذکر ہی ہم نے تمہارے سامنے نہ کیا"

تو عاقل کے نزدیک جس طرح ہزاروں انبیاء کا اصلاً تذکرہ نہ ہونے سے ان کی نبوت معاذ اللہ باطل نہیں ٹھہر سکتی یونہی موت یحیٰ یا حیات عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ و السلام کا ذکر نہ فرمانے سے ان کی موت اوران کی حیات بے ثبوت نہیں ہوسکتی عقل وانصاف ہو تو بات تو اتنے ہی فقرے میں تمام ہوگئی اور جنون وتعصب کا علاج میرے پاس نہیں۔

**مقدمۂ ثالثہ:**۔ جو شخص کسی بات کا مدعی ہو اس کا بار ثبوت اسی کے ذمہ ہوتا ہے آپ اپنے دعوے کا ثبوت نہ دے اور دوسروں سے الٹا ثبوت مانگتا پھرے وہ پاگل ومجنون کہلاتا ہے یا مکار پرفنون وھذا ظاھر جداً۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۰
تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں
فتاویٰ حامدیہ
تصنیف لطیف
حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہٗ
جمع و ترتیب
مولانا محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی
مرکزی دار الافتاء، بریلی شریف

کے پیشوا نذیر حسین کے شاگرد نے بعد نظر ثانی کے مطبع نولکشور میں دوبارہ چھپوائی اس کے صفحہ ۱۷ پر صاف لکھا ہے کہ پھوپھی کے ساتھ نکاح درست ہے ان کے یہاں خون اور شراب اور سور کی چربی ناپاک نہیں۔ جیسا کہ ان کی روضۂ ندیہہ صفحہ ۱۲ وغیرہ سے ثابت ہے۔

سوال ۱۳: قیاس ابوحنیفہ کے خلاف و باطل کہنے والے کو کیا لکھا ہے؟

جواب: فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے جو شخص امام ابوحنیفہ کے قیاس کو حق نہ مانے وہ کافر ہے۔

سوال ۱۴: غیر مقلدین کے پیشواؤں نے بزرگان دین و فقہائے کرام و مقلدین مصلائے اربعہ کی نسبت اور نیز قبۂ مبارک (حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

جواب: ان کے پیشوا صدیق حسن خاں وغیرہ نے شرک و بدعت و مشرک لکھا ہے۔

سوال ۱۵: نواب صدیق حسن خاں نے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کیا بے ادبی کے کلمات لکھے ہیں؟

جواب: اپنی کتاب انتقاد الرجیح کے غالباً صفحہ ۶۲ پر صریح گمراہ بتایا ہے کہ انہوں نے جماعت تراویح کو رواج دیا اور خود اسے بدعت کہہ کر اچھا بتایا حالانکہ کوئی بدعت قابل ستائش نہیں۔ سب گمراہی ہے۔

سوال ۱۶: شیخین کو جو گالی دینے والا ہے اس کے بارے میں اکابر اہلسنت کی کیا رائے ہے؟

جواب: جو شخص ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو برا کہے بہت سے آئمہ نے اسے کافر کہا ہے۔ اور اس قدر پر تو اجماع ہے کہ ایسا شخص بد دین ہے دیکھو تنویر الابصار، در مختار فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ خلاصہ فتح القدیر، اشباہ بحر الرائق، غنیہ، عقود الدریہ وغیرہ۔

تعلق : اس آیت کا پچھلی آیتوں سے چند طرح تعلق ہے ایک یہ کہ اس سے پہلے نو نعمتیں بیان ہو چکیں اب دسویں نعمت کا ذکر ہو رہا ہے لیکن فرق اس قدر ہے کہ وہ نعمتیں اعلیٰ تھیں اور یہ نعمت در حقیقت ان سے ادنیٰ لیکن بظاہر بنی اسرائیل کو یہ پیاری معلوم ہوئی کیونکہ ان چیزوں سے وہ اکتا چکے تھے دوسرے یہ کہ اس سے پہلے آسمانی نعمتوں کے بعد زمینی نعمت یعنی پانی عطا فرمانے کا ذکر ہو چکا اب ان زمینی غذاؤں کا ذکر ہے جو نعمت معہ زحمت تھی۔ تیسرے یہ کہ اس سے پہلے بنی اسرائیل کی نعمتوں کا ذکر تھا اب ان کی نالائقی اور کم ہمتی اور نافرمانی کا ذکر ہو رہا ہے کہ وہ آسمانی نعمتوں کے اہل ثابت نہ ہوئے اعلیٰ ہستی کھو کر پستی کے طالب ہوئے اس صورت میں یہ واقعہ دسویں نعمت نہیں بلکہ ان کی بدقدری کی وجہ ہے ہاں اگر یوں کہا جائے کہ یہ لوگ اس قابل تھے کہ ان سے تمام نعمتیں چھین لی جائیں مگر ہمارا کرم ہی تھا کہ ہم نے نہ چھینیں تو یہ نہ چھیننا بھی ایک نعمت ہے۔

تفسیر : **واذ قلتم** یہاں بھی وہی فعل پوشیدہ ہے یعنی اے اسرائیلیو اور وہ واقعہ بھی یاد کرو جب تم نے کہا تھا اے نبی انہیں یاد دلاؤ خیال رہے کہ یہ واقعہ بھی میدان تیہ کا ہی ہے جب کہ وہ من و سلویٰ کھاتے کھاتے گھبرا گئے تھے کیونکہ وہ تو مصر میں رہ کر مختلف ترکاریاں کھانے کے عادی تھے۔ تفسیر کبیر نے فرمایا کہ ان کا یہ مطالبہ کرنا گناہ نہ تھا کیونکہ من و سلویٰ کھانا ان پر واجب نہ تھا بلکہ فقط مباح اور مباح کھانے کے بدلنے کی خواہش جرم نہیں البتہ چونکہ یہ بغیر محنت ملتا تھا جس سے یہ لوگ عبادت کا اتفاق موقعہ پالیتے تھے اسی لئے موسیٰ نے اس کو خیر فرمایا اور اس کو ادنیٰ **یموسی** تفسیر عزیزی نے فرمایا کہ اتنے بڑے پیغمبر کو نام لے کر پکارنا کمال بے ادبی ہے انہیں چاہئے تھا کہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہہ کر پکارتے دیوبندیوں کے پیشوا میاں اسمٰعیل دہلوی ان سے کئی درجہ آگے ہیں۔ کیونکہ وہ تو انبیاء کو بشر ایلچی، چودھری اور نمبردار بلکہ بھائی کہتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے حضور کو تو خود حضرت عباس بھتیجا کہہ کر حضرت علی بھائی کہہ کر ازواج پاک زوج کہہ کر نہیں پکارتی تھیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے یا محمد کہہ کر نہیں پکارا اجمالی پکارا **یا ایھا النبی۔ یا ایھا الرسول۔ یا ایھا المزمل** وغیرہ پیارے لقب سے پکارا جب خالق یہ احترام کرے تو ہم کمینے گندے کس شمار میں ہیں۔ اگرچہ حضور اور سارے نبی بشری ہیں مگر یہ کہنا بے ادبی ہے یہاں کو والدہ صاحبہ کو باپ کی بیوی نہ کہو خیال رہے کہ کبھی سچ بولنا کفر ہوتا ہے اور جھوٹ بولنا عین عبادت شیطان نے کہا مولا تو نے مجھے گمراہ کر دیا بات سچی تھی مگر وہ ہو گیا کافر۔ بے گناہ معصوم یا محفوظ بندے کہتے ہیں خدایا ہم بڑے گنہگار ہیں بات غلط ہے مگر یہ کہنا عبادت ہے نبی کو بشر کہنا بات سچی ہے مگر ہے بے ادبی **لن نصبر** یعنی ہم صبر کر سکتے تو ہیں مگر کریں گے نہیں۔ انہوں نے اپنی بے طاقتی بیان نہ کی بلکہ بے صبری لہٰذا یہ دوسری بے ادبی تھی مانگنے کے لئے بھی ادب و تمیز چاہئے **علی طعام واحد** طعام طعم سے بنا ہے طعم لذت والی غذا کو کہتے ہیں اسی لئے کڑوی دواؤں کو طعام نہیں کہا جاتا۔ یہاں ایک کھانے سے مراد ہے نہ بدلنے والا کھانا یعنی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سے ہر روز ایک سا ہی کھانا نہیں کھایا جاتا چند وجوں سے ایک یہ کہ کھاتے کھاتے عرصہ ہو چکا دوسرے یہ کہ ہم پہلے سے اس کھانے کے عادی نہ تھے تیسرے یہ کہ ایک کھانے سے معدہ کمزور ہوتا ہے اور خواہش میں کمی آتی ہے نفس بھی اسے قبول نہیں کرتا چوتھے یہ کہ ہم زمین کے رہنے والے ہیں زمینی ہی غذائیں چاہتے ہیں بعض لوگوں نے کہا کہ ایک کھانے سے مراد یکساں کھانا ہے جو کہ غریب و امیر سب کو برابر ملے گا گویا وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم کو مختلف کھانے چاہئیں جس سے بڑے اور چھوٹے کا فرق ظاہر ہو اور جس میں بعض بعض کے خدمت گزار بنیں (تفسیر روح البیان) اس صورت میں یہ ان کی

# اجارہ

**مسئلہ ۲۲:** از کراچی میمن مسجد آرام باغ کاڑی حاطہ ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

جو شخص جس کام کے لیے منتخب کیا گیا وہ اس کو پوری طرح سے ادا نہ کرے یعنی قاصر رہے تو اس کو کیا سمجھنا چاہیے۔؟ **بینوا توجروا**۔ (بیان کیجئے اجر دیئے جاؤ گے۔ت)

**الجواب:**

اس میں ہزاروں صورتیں ہوسکتی ہیں ایسی گول بات قابلِ جواب نہیں ہوتی۔ کیا کام کیسا انتخاب کیونکر نہ کرنا ایک ایسے کام کے لیے منتخب کیا تھا جو اس کے لیے مباح ہے نہ کیا تو کیا الزام اور اگر اس پر فرض تھا اور نہ کیا تو سخت گناہگار اور حرام تھا اور نہ کیا تو بہت اچھا کیا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

اے چشم اشک بار ذرا دیکھنے تو دے
ہوتا ہے جو خراب وہ تیرا ہی گھر نہ ہو
[ایضاح صفحہ ۲۱]

**الجواب:**- یقیناً وہ تیرا ہی گھر ہے۔ چلاّنے کی بھی ضرورت نہیں کہ یہ سب آپ کا ہی کیا دھرا ہے۔ یاد رکھیں ؎

مجمع حشر میں چھپنا ہے محال  میں نے لکھ رکھا ہے حلیہ تیرا

❁

**آمدم برسر مطلب!**

کچھ نہ جاننا اور اس کے باوجود خود کو ہمہ دان سمجھنا' اس کا نام ہے جہل مرکّب۔ جسے قدرت نے موصوف میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اسی حوالے سے وہ ''ہمچو ما دیگرے نیست'' کے مرض کا سخت شکار ہیں۔ اسی گھمنڈ کے تناظر میں وہ جگہ جگہ ہمیں تلقین فرماتے ہیں کہ فلاں فلاں رسالہ ہی ہم (اللہ کی شان ہے کہ) ان کے کسی مولوی بلکہ کسی مبتدی ہی سے پڑھ لیتے۔ جو چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کوئی علم کی بہت بڑی آفت ہیں مگر کیفیت یہ ہے کہ اپنی سابقہ جہالات سے صفائی پیش کرنا باقی تھا کہ اس قسم کی مزید جہالتوں کا بھی ارتکاب کر کے یک نہ شد دو شد کا مصداق ہو گئے ہیں۔ آفرین ہے ان کو جنہوں نے ان کے سر پر مدرس' مصنف اور مفتی وغیرہ وغیرہ سب کچھ کی پگڑیاں رکھ کر انہیں قوم کی پیشوائی سونپ دی۔ ہمارے متعلق ان کا یہ کہنا کہ ''موصوف کے سر پر مفتی کی پگڑی باندھنے والوں پر قربان''۔ واضح مطلب رکھتا ہے کہ وہ یہ سب پگڑیاں باندھ چکے اور بہت پڑھے ہوئے ہیں۔ پس جن کے پڑھے ہوؤں کا یہ حال ہو تو ان کے ان علمی یتیموں کی علمی کیفیت کیا ہوگی جن سے درس لینے کا وہ ہمیں مشورہ دیتے ہیں۔ سبحان اللہ! یہ منہ اور مسور کی دال۔

مشہور محاورہ ہے الولد سر لابیہ اولاد عموماً ہمیشہ اپنے باپ پر جاتی ہے۔ یہ تعلیاں موصوف کی طبعی مجبوری بھی ہیں کیونکہ ان کے پیش رو اس قسم کی باتیں خود حضور سرور کونین امام الانبیاء ختم الرسل ﷺ کے بارے میں بھی کرتے تھے۔ پس باقی کیا رہ گیا۔ چنانچہ ان کے مذہب

# مِفتاحِ سُنّت
(جلد اول)

بجواب

# ایضاح سنت (جلد اول)

استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمجید خاں سعیدی رضوی
صدر شعبہ تدریس وافتاء و مہتمم جامعہ غوث اعظم و جامعہ سعیدیہ رحیم یار خان

باہتمام
فاضل نوجوان علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب قادری (کراچی)
قادریہ پبلشرز کراچی

اکثر بریلوی مسلک کے لوگوں کو علماء دیوبند خدمات ہم بریلویوں کی کتب سے دکھاتے ہیں جس پر بریلوی کہتے ہیں اپنی کتب سے دکھاؤ تو یہ اصول سامنے رکھیں کہ کسی کتاب یا مضمون کا نہ ملنا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے اگر وہ حوالہ ہم اصل کتب سے نہ بھی دکھائیں تو پھر بھی کوئی حرج نہیں بصورت دیگر بریلوی اپنے اکابر کے دجال ہونے کا اعلان کرے پھر ہم اپنی اصل کتب سے دکھائیں گے

جس کے منبر ہوئے گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

فرمانِ غوثیہ

قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

کی توضیح و تشریح پر بصیرت افروز تحقیقی کتاب

قدم الشیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ
علی
رقاب الاولیاء الاکابر رضی اللہ عنہم

ممتاز احمد چشتی

خطیب و مدرس جامعہ انوار العلوم ملتان

ناشر
بزم سعید
جامعہ انوار العلوم ملتان



کرتے ہیں مگر زبان سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں لطائف الغرائب کے نہ ہونے کا قطعاً کوئی یقین نہیں بلکہ وہ لطائف الغرائب کی تلاش میں ہیں اور اسے دیکھنا چاہتے ہیں اور ہمارے اس دعویٰ کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے ۹۷-۹-۳۰ کو ہمیں ایک مکتوب میں لکھا تھا جو ہمارے پاس محفوظ ہے' ہم ان کی عبارت من و عن نقل کرتے ہیں (کیا کتاب "لطائف الغرائب" آپ کے پاس موجود ہے' اگر ہے تو میں اسے دیکھنا چاہوں گا) اب ان کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ "لطائف الغرائب" کو دل سے تسلیم کرتے ہیں مگر زبان سے اس کا انکار کرتے ہیں' اسی کو کہتے ہیں غیر شعوری اعتراف جو کسی چیز کی عظمت و صداقت کو نمایاں کرتا ہے۔

**کسی کتاب کا نہ ملنا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں ۱**

لطائف الغرائب کے ہمارے ہاں دستیاب نہ ہونے کو اس بات کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا کہ اس نام کی کتاب ہی نہیں۔ تفسیر و حدیث اور دوسرے علوم و فنون کی بے شمار کتابیں دستیاب نہیں مگر کسی نے ان کا انکار نہیں کیا۔ حدیثِ پاک کے بہت سے مجموعوں کا تذکرہ محدثینِ کرام کے حالات میں ملتا ہے مگر وہ کتابیں نایاب ہیں۔ فقہ و اصولِ فقہ کی بہت سی کتابوں کے حوالے' دوسری کتابوں میں ملتے ہیں مگر وہ کتابیں کافی کوشش اور تلاش کے باوجود میسر نہیں۔ یوں دیکھا جائے تو بعض آسمانی کتابیں اور صحائف دنیا میں مفقود ہیں تو پھر کیا ان کے وجود کا انکار کیا جا سکتا ہے۔

حضرت محی الدین ابن عربی' حضرت امام جلال الدین سیوطی' امام ابن حجر عسقلانی' علامہ عبد الغنی نابلسی' شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور بہت سے دوسرے علماء و مشائخ کی بہت سی تصانیف کا تذکرہ' ان کی کتابوں کی فہرست میں ملتا ہے اور دوسری کتابوں میں ان کے حوالے پائے جاتے ہیں' مگر خود وہ کتابیں دستیاب نہیں۔ ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی کتاب کا نہ پایا جانا اس کے نہ ہونے کو مستلزم نہیں ورنہ اس ضابطے کے پیشِ نظر تو بہت سے علمی' فقہی اور فنی مباحث و

کرتے ہیں مگر زبان سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں لطائف الغرائب کے نہ ہونے کا قطعاً کوئی یقین نہیں بلکہ وہ لطائف الغرائب کی تلاش میں ہیں اور اسے دیکھنا چاہتے ہیں اور ہمارے اس دعوٰی کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے ۹۷-۹-۳۰ کو ہمیں ایک مکتوب میں لکھا تھا جو ہمارے پاس محفوظ ہے، ہم ان کی عبارت من و عن نقل کرتے ہیں (کیا کتاب "لطائف الغرائب" آپ کے پاس موجود ہے، اگر ہے تو میں اسے دیکھنا چاہوں گا) اب ان کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ "لطائف الغرائب" کو دل سے تسلیم کرتے ہیں مگر زبان سے اس کا انکار کرتے ہیں، اسی کو کہتے ہیں غیر شعوری اعتراف جو کسی چیز کی عظمت و صداقت کو نمایاں کرتا ہے۔

## کسی کتاب کا نہ ملنا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں

لطائف الغرائب کے ہمارے ہاں دستیاب نہ ہونے کو اس بات کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا کہ اس نام کی کتاب ہی نہیں۔ تفسیر و حدیث اور دوسرے علوم و فنون کی بے شمار کتابیں دستیاب نہیں مگر کسی نے ان کا انکار نہیں کیا۔ حدیثِ پاک کے بہت سے مجموعوں کا تذکرہ محدثینِ کرام کے حالات میں ملتا ہے مگر وہ کتابیں نایاب ہیں۔ فقہ و اصولِ فقہ کی بہت سی کتابوں کے حوالے، دوسری کتابوں میں ملتے ہیں مگر وہ کتابیں کافی کوشش اور تلاش کے باوجود میسر نہیں۔ یوں دیکھا جائے تو بعض آسمانی کتابیں اور صحائف دنیا میں مفقود ہیں تو پھر کیا ان کے وجود کا انکار کیا جا سکتا ہے۔

حضرت محی الدین ابن عربی، حضرت امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر عسقلانی، علامہ عبدالغنی نابلسی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور بہت سے دوسرے علماء و مشائخ کی بہت سی تصانیف کا تذکرہ، ان کی کتابوں کی فہرست میں ملتا ہے اور دوسری کتابوں میں ان کے حوالے پائے جاتے ہیں، مگر خود وہ کتابیں دستیاب نہیں۔ ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی کتاب کا نہ پایا جانا اس کے نہ ہونے کو مستلزم نہیں ورنہ اس ضابطے کے پیشِ نظر تو بہت سے علمی، فقہی اور فنی مباحث و

جس کے منبر ہوئے گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

فرمانِ غوثیہ

قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

کی توضیح و تشریح پر بصیرت افروز تحقیقی کتاب

# قدم الشیخ عبد القادر علی رقاب الاولیاء الاکابر رضی اللہ عنہم


ممتاز احمد چشتی

خطیب و مدرس جامعہ انوار العلوم ملتان



ناشر

بزمِ سعید

جامعہ انوار العلوم ملتان

رضی اللہ عنہ نے قرآن کی تفسیریں کیں اور آپس میں بہت طرح ان میں اختلاف رہا اور ان کی ہر بات تو سنی ہوئی نہ تھی پھر حضور ﷺ کا یہ دعا فرمانا بے کار ہوگا کہ اے اللہ انکو دینی فقہ دے اور تاویل سکھادے۔"

نیز حضرت امام غزالی نے احیاء العلوم باب ہشتم میں فصل چہارم اس مقصد کے لیے مقرر کی ہے کہ قرآن سمجھنا بغیر نقل کے بھی جائز ہے وہ فرماتے ہیں کہ قرآن کے ایک ظاہری معنی ہیں اور ایک باطنی۔ علماء ظاہری معنی کی تحقیق کرتے ہیں اور صوفیائے کرام باطنی کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو سورۃ فاتحہ کی تفسیر سے ۷۰ اونٹ بھر دوں۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن سمجھ لیتا ہے وہ تمام علوم کو بیان کرسکتا ہے۔ پھر جو حدیث میں یہ آیا کہ جو شخص اپنی رائے سے قرآن میں کہے وہ خطا کار ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جن باتوں کا علم بغیر نقل کے نہیں ہوسکتا ان کو رائے سے بیان کرنا حرام ہے۔ دیکھو اس کی پوری بحث احیاء العلوم شریف کے اسی باب کی اسی فصل میں۔

نیز آئمہ دین کا قرآنی آیات میں بڑا اختلاف رہتا ہے کہ ایک صاحب کسی جگہ وقف کرتے ہیں۔ تو دوسرے اور جگہ ایک صاحب اسی آیت سے ایک مسئلہ نکالتے ہیں اور دوسرے صاحب اس کے خلاف۔ جیسے کہ تہمت زنا لگانے والے کی گواہی متشابہات کا علم وغیرہ۔ تو اگر آپ اپنے علم سے کلام الٰہی میں بالکل کلام نہیں کرسکتے ہر ہر بات کے لیے نقل کی ضرورت ہے تو یہ اختلاف کیسا۔

## تحریف

(۳) تحریف یہ ہے کہ قرآن کے ایسے معنی یا مطلب بیان کرے جو کہ اجماع امت یا عقیدہ اسلامیہ یا اجماع مفسرین کے خلاف ہو یا خود تفسیر قرآن کے خلاف ہے اور کہے کہ اس آیت کے وہ معنی نہیں ہیں بلکہ وہ معنی ہیں جو میں نے کہے۔ یہ صریح کفر ہے جیسے آیات قرآنیہ اور قرأت کا انکار کفر ہے ایسے ہی قرآن کے متواتر معنی کا انکار کفر ہے جیسے کہ مولوی قاسم صاحب نے خاتم النبیین کے معنے کئے۔ اصلی نبی۔ اور معنی آخری نبی کو خیال عوام یعنی غلط کہا اور نبوت کی دو قسمیں کرڈالیں۔ اصلی اور عارضی۔ حالانکہ کہ امت کا اجماع اور احادیث کا اتفاق اس پر ہے کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں آخری نبی۔ اور حضور علیہ السلام کے زمانہ میں یا بعد میں کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہ تحریف ہے۔ اور اسی طرح قرآن پاک کی جن آیتوں میں غیر اللہ کو پکارنے کی ممانعت کی گئی ہے وہاں مفسرین کا اجماع ہے کہ اس سے مراد غیر اللہ کو پوجنا ہے جیسے۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ (پارہ ۱۱ سورۃ ۱۰ آیت ۱۰۶)

"خدا کے سوا انکو نہ پوجو جو نفع نقصان نہ پہنچا سکیں۔"

نیز قرآن کریم خود اس کی تفسیر فرماتا ہے:

وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (پارہ ۱۸ سورۃ ۲۳ آیت ۱۱۷)

"جو شخص خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو پوجے۔"

اب اسی تفسیر اور اجماع کے ہوتے ہوئے جو کہے کہ غیر کو پکارنا منع ہے وہ قرآن میں تحریف کرتا ہے اس بحث کو خوب اچھی طرح خیال میں

# بریلوی اصول

## اپنی ہی کتب کا حوالہ فریق مخالف کو پیش نہیں کیا جا سکتا

## اگر کوئی یہ کام کرتا ہے تو دنیا میں کوئی جھوٹا نہ بچے

**1۔علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مغالطہ**

ماہ نامہ روح بلند نومبر 2012 ص 27 پر ڈاکٹر سرفراز احمد اعوان صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے

---



خلاف لکھے گئے فتوے سے رجوع کرلیا تھا۔اور بطور ثبوت اپنے ہی ایک مولوی امیر شاہ خان دیوبندی کی کتاب کا حوالہ دیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دیوبندیوں کے پاس اس دعویٰ پر کوئی مسلّم عندالخصم دلیل موجود نہیں ۔ اگر مدعی سے اس کی خود ساختہ دلیل کو قبول کرلیا جائے تو دنیا کا کوئی جھوٹا، جھوٹا نہیں رہ سکتا۔ دنیا کی ہر عدالت اس طرح کی دلیل کو قبول کرنے سے معذرت خواہ ہے۔ثابت ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ دعویٰ محض بے دلیل ہے، اور جھوٹ پر مبنی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے رد کا سارا الزام علامہ فضل حق خیر آبادی، مولانا شاہ فضل رسول بدایونی اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہم کو دیا ہے۔ جبکہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے رد میں ہندوستان بھر سے مذکورہ علماء کے علاوہ متعدد وہ علماء (جن کا تعلق خاندان شاہ ولی اللہ سے تھا) نے بھی اسمٰعیل دہلوی کا شدید رد کیا۔ اور مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تحقیق الفتوی (جو کہ تقویۃ الایمان کی تردید میں لکھی گئی) پر اپنی تصدیقات ثبت فرمائیں۔ ان مصدقین میں شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے فرزند شاہ مخصوص اللہ دہلوی سمیت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سترہ نامی گرامی تلامذہ شامل ہیں جن کے اسماء یہ ہیں:

﴿1﴾ المتوکل علی اللہ محمد شریف ﴿2﴾ مولانا حاجی محمد قاسم ﴿3﴾ مولانا فقیر محمد حیات الآری ﴿4﴾ مولانا کریم اللہ ﴿5﴾ مولانا محمد رشید الدین ﴿6﴾ مولانا شاہ مخصوص اللہ ﴿7﴾ مولانا محمد رحمت ﴿8﴾ مولانا عبدالخالق ﴿9﴾ مولانا محمد عبداللہ ﴿10﴾ مولانا محمد موسیٰ ﴿11﴾ مولانا خادم محمد ﴿12﴾ مولانا محمد سعید مجددی ﴿13﴾ مولانا محمد شریف ﴿14﴾ مولانا محمد حیات ﴿15﴾ مولانا صدر الدین ﴿16﴾ مولانا رحیم الدین ﴿17﴾ آخر میں

# بریلوی اصول

## اپنی ہی کتب کا حوالہ فریق مخالف کو پیش نہیں کیا جا سکتا

## اگر کوئی یہ کام کرتا ہے تو دنیا میں کوئی جھوٹا نہ بچے

**1۔علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مغالطہ**

ماہ نامہ روح بلند نومبر 2012 ص 27 پر ڈاکٹر سرفراز احمد اعوان صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے



خلاف لکھے گئے فتوے سے رجوع کر لیا تھا۔اور بطور ثبوت اپنے ہی ایک مولوی امیر شاہ خان دیوبندی کی کتاب کا حوالہ دیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دیوبندیوں کے پاس اس دعویٰ پر کوئی مسلّم عند الخصم دلیل موجود نہیں ۔ اگر مدعی سے اس کی خود ساختہ دلیل کو قبول کر لیا جائے تو دنیا کا کوئی جھوٹا، جھوٹا نہیں رہ سکتا۔ دنیا کی ہر عدالت اس طرح کی دلیل کو قبول کرنے سے معذرت خواہ ہے۔ثابت ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ دعویٰ محض بے دلیل ہے،اور جھوٹ پر مبنی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے رد کا سارا الزام علامہ فضل حق خیر آبادی، مولانا شاہ فضل رسول بدایونی اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہم کو دیا ہے۔جبکہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے رد میں ہندوستان بھر سے مذکورہ علماء کے علاوہ متعدد وہ علماء (جن کا تعلق خاندان شاہ ولی اللہ سے تھا) نے بھی اسمٰعیل دہلوی کا شدید رد کیا۔اور مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تحقیق الفتوی (جو کہ تقویۃ الایمان کی تردید میں لکھی گئی) پر اپنی تصدیقات ثبت فرمائیں۔ ان مصدقین میں شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے فرزند شاہ مخصوص اللہ دہلوی سمیت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سترہ نامی گرامی تلامذہ شامل ہیں جن کے اسماء یہ ہیں:

﴿1﴾ المتوکل علی اللہ محمد شریف ﴿2﴾ مولانا حاجی محمد قاسم ﴿3﴾ مولانا فقیر محمد حیات الآری ﴿4﴾ مولانا کریم اللہ ﴿5﴾ مولانا محمد رشید الدین ﴿6﴾ مولانا شاہ مخصوص اللہ ﴿7﴾ مولانا محمد رحمت ﴿8﴾ مولانا عبد الخالق ﴿9﴾ مولانا محمد عبد اللہ ﴿10﴾ مولانا محمد موسیٰ ﴿11﴾ مولانا خادم محمد ﴿12﴾ مولانا محمد سعید مجددی ﴿13﴾ مولانا محمد شریف ﴿14﴾ مولانا محمد حیات ﴿15﴾ مولانا صدر الدین ﴿16﴾ مولانا رحیم الدین ﴿17﴾ آخر میں

دیکھی اور اکابرین اہل سنت و جماعت خصوصاً امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ پر بے جاسخت تنقید محسوس کی تو ارادہ کیا کہ ڈاکٹر سرفراز احمد اعوان صاحب کے مذکورہ مقالہ کے مغالطات اور الزامات کا مختصراً جواب سپرد قرطاس کردوں تا کہ اہل انصاف اور حقیقت پسند لوگوں کے سامنے حقیقت واضح ہو جائے۔

## 1۔علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مغالطہ

ماہ نامہ روح بلند نومبر 2012 ص 27 پر ڈاکٹر سرفراز احمد اعوان صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے



خلاف لکھے گئے فتوے سے رجوع کر لیا تھا۔ اور بطور ثبوت اپنے ہی ایک مولوی امیر شاہ خان دیوبندی کی کتاب کا حوالہ دیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دیوبندیوں کے پاس اس دعویٰ پر کوئی مسلّم عندالخصم دلیل موجود نہیں۔ اگر مدعی سے اس کی خود ساختہ دلیل کو قبول کر لیا جائے تو دنیا کا کوئی جھوٹا، جھوٹا نہیں رہ سکتا۔ دنیا کی ہر عدالت اس طرح کی دلیل کو قبول کرنے سے معذرت خواہ ہے۔ ثابت ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ دعویٰ محض بے دلیل ہے، اور جھوٹ پر مبنی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے رد کا سارا الزام علامہ فضل حق خیر آبادی، مولانا شاہ فضل رسول بدایونی اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہم کو دیا ہے۔ جبکہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے رد میں ہندوستان بھر سے مذکورہ علماء کے علاوہ متعدد وہ علماء (جن کا تعلق خاندان شاہ ولی اللہ سے تھا) نے بھی اسمٰعیل دہلوی کا شدید رد کیا۔ اور مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تحقیق الفتوی (جو کہ تقویۃ الایمان کی تردید میں لکھی گئی) پر اپنی تصدیقات ثبت فرمائیں۔ ان مصدقین میں شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے فرزند شاہ مخصوص اللہ دہلوی سمیت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سترہ نامی گرامی تلامذہ شامل ہیں جن کے اسماء یہ ہیں:

﴿1﴾ المتوکل علی اللہ محمد شریف ﴿2﴾ مولانا حاجی محمد قاسم ﴿3﴾ مولانا فقیر محمد حیات الآری ﴿4﴾ مولانا کریم اللہ ﴿5﴾ مولانا محمد رشید الدین ﴿6﴾ مولانا شاہ مخصوص اللہ ﴿7﴾ مولانا محمد رحمت ﴿8﴾ مولانا عبدالخالق ﴿9﴾ مولانا محمد عبداللہ ﴿10﴾ مولانا محمد موسیٰ ﴿11﴾ مولانا خادم محمد ﴿12﴾ مولانا محمد سعید مجددی ﴿13﴾ مولانا محمد شریف ﴿14﴾ مولانا محمد حیات ﴿15﴾ مولانا صدر الدین ﴿16﴾ مولانا رحیم الدین ﴿17﴾ آخر میں

خصوصی شمارہ
سہ ماہی دعوت اہل سنت
امام اہل سنت نمبر
شمارہ نمبر 5
باہتمام
ضیغم اسلام قاطع بدمذہبیت
حضرت
دامت برکاتہم العالیہ
علامہ پیر سید مظفر شاہ قادری

تحذیر الناس کے ردّ میں لاجواب علمی دلائل

# ختمِ نبوّت
اور
# تحذیرُ النّاس

سید بادشاہ تبسم بخاری
(ایم اے (اردو) بی۔ ایڈ)

ادارہ اشاعت العلوم
دھرم پورہ لاہور

النبیین (ﷺ) کی طرح الگ الگ ہر زمین میں دوسرے انبیاء علیہم السلام اور خاتم النبیین ﷺ کا ذکر ہے، گویا اس طرح یہ حضرات امکانِ نظیر کے اثبات کی دُھن میں سات زمینوں کے سات خاتم النبیین ثابت کرنے پر تُل گئے اور اس طرح نادانستہ ہی انکارِ ختمِ نبوت کی راہ ہموار ہوئی اور مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ جرأت ہوئی کہ وہ نبوت کا اِدّعا کرے، چنانچہ مرزا کے خلیفہ مرزا بشیر احمد نے مولانا محمد قاسم نانوتوی کے رسالہ تحذیر الناس کی (جو اثر ابنِ عباس کی صحت کے حق میں ہے) ایک عبارت نقل کر کے لکھا ہے:

> ''اہلِ بصیرت کے نزدیک اس شہادت کو خاص وزن حاصل ہونا چاہیے۔ یہ شہادت مدرسۃ العلوم دیوبند کے نامور بانی حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کی ہے (ختمِ نبوت کی حقیقت صفحہ ۱۵۴۔ طبع کراچی)'' (فضلِ حق خیر آبادی اور سن ستاون۔ صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳)

حکیم صاحب حاشیہ میں لکھتے ہیں ''مولانا محمد قاسم نے ۱۸۷۳ء میں رسالہ تحذیر الناس لکھا اور ۱۸۸۰ء میں مرزا نے اپنے مُلہم (الہام کرنے والا) اور مجدّد ہونے کا دعویٰ کیا ہے'' (حاشیہ صفحہ ۱۱۲) حکیم صاحب نے اس موضوع کا اختتام اس فکر انگیز عبارت پر کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

> ''مختصر یہ ہے کہ شاہ اسماعیل کے غیر محتاط اندازِ بیان اور ایک خاص گروہ کے علماء کی طرف سے ان کی بے جا اور ناحق حمایت نے ایک ایسے فتنے کو سر اُٹھانے اور پنپنے کا موقع دیا جو ۹۵ سال سے اُمت کے لئے دردِ سر بلکہ دردِ جگر بنا ہوا ہے۔ مولانا فضلِ حق کی فراست نے برمحل اس فتنے کا سدِّ باب کرنا چاہا تھا اور شاہ اسماعیل کی کتاب پر بروقت تنقید کی تھی۔'' (ایضاً صفحہ ۱۱۳)

گھر کی اس بوجھل شہادت کے بعد مزید کسی تبصرے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس سے قبل بھی حکیم سید محمود احمد برکاتی نے ''مولانا خیر آبادی کی زندگی کے سلسلے میں چند اغلاط

بھی کافی ہے کہ گکھڑوی صاحب ہمارے متعلق مذکورہ تاثر دینے کے باوجود اس پر ہمارے کسی ذمہ دار تو کجا عام عالم کا حوالہ بھی پیش نہیں کر سکے اور نہ ہی ایسا کوئی حوالہ وہ پیش کر سکتے ہیں بے شک طبع آزمائی کر کے دیکھ لیں۔ دیدہ باید۔

**نوٹ نمبر 1:** گکھڑوی صاحب نے مجالس الابرار کے ترجمہ کا نام ''نفائس الازہار'' کے بجائے نفائس الاظہار'' (ظاء کے ساتھ) لکھا ہے جو اگر غلط کتابت نہیں تو بہت تعجب خیز ہے۔

**نوٹ نمبر 2:** مجالس الابرار کے بارے میں اتنی طویل بحث ہم نے اس لئے کی ہے کہ گکھڑوی صاحب نے آگے چل کر بدعت کی اپنی من مانی تعریف کے لئے اسے اپنے بنیادی ماخذ میں شمار کیا ہے جب کہ وہ ان کے مقرر کردہ معیاد دلائل پر قطعاً پوری اترنے والی نہیں۔

**(فاحفظه فانه سينفعك كثيرا ان شاء الله تعالىٰ شانه)**

## عبارت مکتوبات سے جواب:

اسی طرح س مقام پر ان کی پیش کردہ عبارت مکتوبات حضرت شیخ مجدد علیہ الرحمۃ بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ فقہ میں مجتہدین فقہاء ہی کا قول چلے گا غیر فقیہ صوفیاء کا نہیں۔ بالفاظ دیگر جن صوفیاء کرام کو فقہ میں شغف نہیں۔ ان کی رائے مسائل تصوف میں تو معتبر ہو سکتی ہے فقہی مسائل میں ماہرین فقہاء ہی کی خدمات حاصل کی جائیں گی اور قرین قیاس بھی یہی امر ہے کیونکہ اس میں گفتگو ایک مسئلہ کے فقہی پہلو پر ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس کے لفظ ہیں (جنہیں خود گکھڑوی صاحب نے بھی نقل کیا ہے):

''عمل صوفیہ در حل وحرمت سند نیست ہمیں بس است کہ ما ایشاں را معذور داریم وملامت نہ کنیم ومر ایشاں را بحق سبحانہ وتعالیٰ مفوض داریم۔ اینجا قول امام ابوحنیفہ وامام ابویوسف و

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

# البرہان القاطع
# فی الرّد
# علی المنہاج الواضح

المعروف بہ

# مصباح سنت

## بہ جواب

## راہ سنت

’’جس میں مولوی سرفراز خان صفدر گکھڑوی کی کتاب راہ سنت کا مکمل رد بلیغ کر کے کلیہ بدعت وغیرہا میں ان کی بے شمار علمی ٹھوکروں کی نشاندہی کی گئی اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اہلسنت وجماعت پر ان کا بدعتی ہونے کا الزام ان کا محض بلا دلیل دعویٰ ہے۔ جس کے ثابت کرنے میں وہ کلی طور پر ناکام رہے ہیں نیز یہ کہ اس کے اصل ملزم وہ خود ہی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر بیسوں علمی مباحث بھی اس میں آ گئے ہیں جو مطالعہ سے تعلق رکھتے ہیں‘‘


محقق وقت مناظر اہلسنت

از قلم

مفتی محمد عبدالمجید خاں صاحب سعیدی رضوی

صدر مدرس و مہتمم دار العلوم جامعہ سعیدیہ و جامعہ غوث اعظم رحیم یار خان



ناشر

قادریہ پبلشرز
کراچی

کاظمی کتب خانہ
رحیم یار خان

بھی کافی ہے کہ گکھڑوی صاحب ہمارے متعلق مذکورہ تاثر دینے کے باوجود اس پر ہمارے کسی ذمہ دار تو کجا عام عالم کا حوالہ بھی پیش نہیں کر سکے اور نہ ہی ایسا کوئی حوالہ وہ پیش کر سکتے ہیں بے شک طبع آزمائی کر کے دیکھ لیں۔ دیدہ باید۔

**نوٹ نمبر 1:** گکھڑوی صاحب نے مجالس الابرار کے ترجمہ کا نام ''نفائس الازہار'' کے بجائے نفائس الاظہار'' (ظاء کے ساتھ) لکھا ہے جو اگر غلط کتابت نہیں تو بہت تعجب خیز ہے۔

**نوٹ نمبر 2:** مجالس الابرار کے بارے میں اتنی طویل بحث ہم نے اس لئے کی ہے کہ گکھڑوی صاحب نے آگے چل کر بدعت کی اپنی من مانی تعریف کے لئے اسے اپنے بنیادی ماخذ میں شمار کیا ہے جب کہ وہ ان کے مقرر کردہ معیاد دلائل پر قطعاً پوری اترنے والی نہیں۔

**(فاحفظه فانه سينفعک كثيرا ان شاء الله تعالیٰ شانه)**

## عبارت مکتوبات سے جواب:

اسی طرح اس مقام پر ان کی پیش کردہ عبارت مکتوبات حضرت شیخ مجدد علیہ الرحمۃ بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ فقہ میں مجتہدین فقہ ہی کا قول چلے گا غیر فقیہ صوفیاء کا نہیں۔ بالفاظ دیگر جن صوفیاء کرام کو فقہ میں شغف نہیں۔ ان کی رائے مسائل تصوف میں تو معتبر ہو سکتی ہے فقہی مسائل میں ماہرین فقہ ہی کی خدمات حاصل کی جائیں گی اور قرین قیاس بھی یہی امر ہے کیونکہ اس میں گفتگو ایک مسئلہ کے فقہی پہلو پر ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس کے لفظ ہیں (جنہیں خود گکھڑوی صاحب نے بھی نقل کیا ہے):

''عمل صوفیہ در حل وحرمت سند نیست ہمیں بس است کہ ما ایشاں را معذور داریم وملامت نہ کنیم ومر ایشاں را بحق سبحانہ وتعالیٰ مفوض داریم۔ اینجا قول امام ابوحنیفہ وامام ابو یوسف و

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

# البرهان القاطع
## فی الرد
## علی المنهاج الواضح

المعروف به

# مصباح سنت

## به جواب

# راه سنت

''جس میں مولوی سرفراز خان صفدر گکھڑوی کی کتاب راہ سنت کا مکمل رد بلیغ کر کے کلیہ بدعت وغیرہا میں ان کی بے شمار علمی ٹھوکروں کی نشاندہی کی گئی اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اہلسنت وجماعت پر ان کا بدعتی ہونے کا الزام ان کا محض بلا دلیل دعوی ہے۔ جس کے ثابت کرنے میں وہ کلی طور پر ناکام رہے ہیں نیز یہ کہ اس کے اصل ملزم وہ خود ہی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر بیسوں علمی مباحث بھی اس میں آ گئے ہیں جو مطالعہ سے تعلق رکھتے ہیں''


محقق وقت مناظر اہلسنت

از قلم

مفتی محمد عبد المجید خاں صاحب سعیدی رضوی

صدر مدرس و مہتمم دار العلوم جامعہ سعیدیہ و جامعہ غوث اعظم رحیم یار خان



ناشر

قادریہ پبلشرز
کراچی

کاظمی کتب خانہ
رحیم یار خان

## سوال

شرح کنز میں علامہ زیلعی لکھتے ہیں ولو بلی المیت و صار ترابا جاز دفن غیرہ فی قبرہ و ذرعہ والبناء علیہ

## جواب ۱

یہ قول علامہ زیلعی کا احادیث مذکورہ اور روایات مسطورہ کے معارض ہے لہذا قابل قبول نہیں ہے۔

## جواب ۲

علامہ شرنبلالی نے امداد الفتاح میں علامہ زیلعی کے اس قول کو رد کر دیا ہے دوسری روایات معارضہ سے پس قابل تقبیل نہیں قال فی الامد اد ویخالفه ما فی التتار خانیه اذا صار المیت ترابا فی القبر یکرہ دفن غیرہ فی قبرہ لان الحرمة باقیة الخ! ترجمہ "یعنی جب قبر میں میت گل کر مٹی ہو جائے تب بھی اس کی قبر میں غیر کو دفن کرنا مکروہ ہے کہ اس کی تعظیم اور حرمت کے خلاف ہے کہ اس میت کی تعظیم اور حرمت اب بھی باقی ہے" اور مزید ہے اس کی وہ جو علامہ نابلسی علیہ الرحمۃ کی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں لکھا ہے کہ معناہ ان الارواح تعلم بترک اقامة الحرمة والاستهانة فتاذی بذلک یعنی قبر پر تکیہ لگانے سے جو اہل قبور کو ایذا ہوتی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ روحیں جان لیتی ہیں کہ اس نے ہماری تعظیم میں قصور کیا لہذا ایذا پاتی ہیں اور علامہ عبدالحق محدث شیخ اللہ علیہ
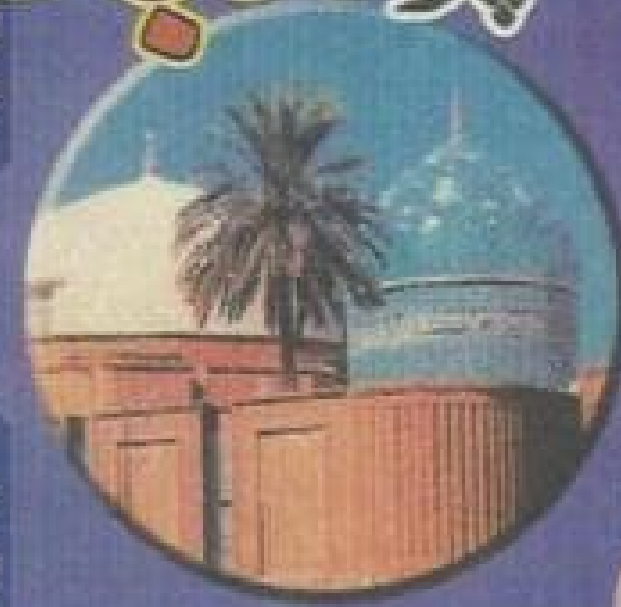
بڑے لوگوں کے طریقے
بڑے لوگوں کی معرفت
اور تعرف کے لیے
مزارات پر گنبد بنانا
تالیف
حضرت علامہ مولانا
مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
باہتمام
حضرت علامہ سید حمزہ علی قادری مدظلہ العالی
عطاری پبلشرز
جیلانی سینٹر، پانچویں منزل روم نمبر 501 ، نزد میری ویدر ٹاور
کراچی، پاکستان فون: 2446818، 320-4333547